REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23

جلد ۴۳ شمارہ ۳۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- مُنیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

The Weekly 'BADR' Qadian-143516-

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

یکم ربیع الثانی ۱۴۱۵ ہجری ۸ر تبوک ۱۳۷۳ ہش ۸ر ستمبر ۱۹۹۴ء

جماعت احمدیہ جرمنی کا ۱۹واں جلسہ سالانہ

• بیس ہزار افراد کی شرکت • دس ہزار افراد کی بیعت • حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز خطابات

فرینکفرٹ (ایم. ٹی. اے) الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ جرمنی کا انیسواں جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر اگست کو منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ کئی ممالک کے بیس ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے۔ اس موقع پر عالمی بیعت کی تقریب ۲۷ر اگست کو منعقد ہوئی جس میں جرمنی جماعت کی مساعی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں دس ہزار سے زائد افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی میں الفاظ بیعت دُہرائے۔ اس جلسہ میں حضور انور نے مردوں کے اجلاسات کے علاوہ جلسہ مستورات سے بھی خطاب فرمایا:

امسال جرمنی کے جلسہ سالانہ کی ایک خاص بات یہ رہی کہ ایک دن کے جلد پروگرام بوسنین احمدیوں کے بوسنین زبان میں رہے۔ بوسنین احمدیوں نے مختلف موضوعات پر نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تقاریر کیں دوران تقاریر بوسنین مہمانوں میں بہت جوش اور ولولہ دیکھا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کا افتتاح خطبہ جمعہ سے فرمایا جس کا خلاصہ گزشتہ اشاعت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ حضور انور نے آخری روز کے خطاب میں مختلف ممالک میں تبلیغ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا سعودی عرب اور بعض دوسرے ممالک جماعت احمدیہ کی تبلیغ کو روکنے کے لئے (باقی صلا پر)

سب دنیا کے احمدی اپنی تجارت کے معاملہ میں ایسا اعلیٰ کردار دکھائیں کہ وہ ضرب المثل بن جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہمبرگ (ایم. ٹی. اے) تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مختلف ممالک اور مقامات پر منعقد ہونے والے اجتماعات کا اعلان کرتے ہوئے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ پھر فرمایا میں جماعت کو بار بار اس آیت کی طرف توجہ دلا چکا ہوں جس کا سورہ جمعہ سے تعلق ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخرین میں بھی بھیجے جائیں گے جو ابھی تک ان اوّلین سے مل نہیں سکے فرمایا میں جماعت کو سمجھا رہا ہوں کہ اس ملانے کے لئے ایک بہت عظیم اور مضبوط پُل کی ضرورت ہے اور کہانیوں کی طرح فرضی طور پر نہیں ملائے جائیں گے بلکہ اس کی معقول وجہ دکھائی دے گی اور دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ آخرین اوّلین سے مل گئے ہیں۔ فرمایا وہ ملانے والا پُل یا رسّی خلق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے فرمایا اب بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس لئے بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو ازسرنو زندہ صورت میں دکھائیں اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ آنے والا ایسا شخص ہوگا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو وہ

اخبارِ احمدیہ

لندن ۷ر ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان ودل سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَمَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ وَبَارِكْ فِيْ عُمُرِهٖ وَاَمْرِهٖ۔

ملفوظات

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یاد رکھو کہ اگر تم اللہ کے حضور میں صادق ٹھہروگے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جائے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"

(ملفوظات جلد ا صفحہ ۲۶۶ - ۲۶۸)

اسے زمین پر کھینچ لائے گا۔ فرمایا ایمان کا دوبارہ زندہ ہونا اور خلق محمدی کا انسانوں کی سیرت میں سرایت کرجانا درحقیقت ایک ہی (باقی صلا پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ تبوک ۱۳۷۳ ہش

کبھی تو سچ بولو!

(۲)

گذشتہ گفتگو میں ہم بعض نا عاقبت اندیشوں کے اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انگریزوں نے اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے کھڑا کیا تھا بادلائل ثابت کر چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام اسلام کے بطل جلیل تھے۔ اور آپ کی زندگی عیسائیوں، آریوں اور دہریوں کے خلاف دفاع اسلام میں گزری تھی جس کا اعتراف ہندوستان کی کئی مشہور و معروف ہستیوں اور مسلم دانشوروں نے بھی کیا ہے۔ جن کے حوالہ جات ہم گزشتہ گفتگو میں پیش کر چکے ہیں۔

آج کی گفتگو میں ہم یہ بتانے کی کوشش کریں گے کہ باوجود اسقدر عظیم خدمت اسلام کے "علماء سوء" گزشتہ سو سال سے آپ کو کیوں انگریزوں کا ایجنٹ کہتے ہیں اس معاملہ میں کون قصوروار ہے اور کون بے قصور ہے؟

یہ بات عین حقیقت ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جس وقت دفاع اسلام میں براہین احمدیہ لکھی اور ماسٹر مرلیدھر سے ہوشیارپور میں آپ کا کامیاب مناظرہ ہوا جس میں ماسٹر موصوف کو شکست فاش کا منہ دیکھنا پڑا اسی وقت سے آریہ اور عیسائی آپ سے برسر پیکار تھے اسی اثناء میں ۱۸۹۳ء میں پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ امرتسر میں آپ کا مباحثہ ہوا جو الوہیت مسیح، کفارہ اور تثلیث کی تردید جیسے مسائل پر تھا۔ اس مناظرہ کا خوشکن پہلو یہ رہا کہ اسلام کو عیسائیت کے مقابلہ میں عظیم الشان فتح نصیب ہوئی اور بدقسمتی یہ رہی کہ حضور علیہ السلام کی اندھی مخالفت میں مسلمان مولویوں نے عیسائیوں کی ہر طرح سے حمایت کی۔ اسی مناظرہ میں شکست کھا کر عیسائیوں نے ۱۸۹۷ء میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے قتل کے الزام میں آپ کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنایا۔ اس مقدمہ میں بعض مسلمان مولویوں نے جن میں مولوی محمد حسین بٹالوی پیش پیش تھے۔ حضور کے خلاف جھوٹی گواہیاں دیں لیکن الحمد للہ کہ مقدمہ کرنے والے عیسائیوں اور مسلمانوں کا جھوٹ ظاہر ہو کر ان کی سخت تذلیل ہوئی اور حضور علیہ السلام کو باعزت بری کیا گیا ۱۸۹۸ء میں آپ پر انکم ٹیکس کا مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ چونکہ یہ بھی جھوٹا مقدمہ تھا آپ کی اس میں بھی بریت ہوئی۔

یہ وہ دور تھا کہ اس وقت کے عیسائی پادری اور مسلمان مولوی ہر دو آپ کے خلاف اکٹھے ہو گئے تھے جب ہر طرف سے انہوں نے ناکامی کا منہ دیکھا تو ۱۸۹۹ء میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے حکومت انگریزی کی خدمت میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ کا ایک انگریزی ضمیمہ پیش کیا جس میں لکھا کہ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور مہدی جس کا مسلمان انتظار کر رہے ہیں وہ ایک خونی انسان ہوگا جو عیسائیوں کی حکومت کا تختہ پلٹ دے گا۔ ان کے خزانوں کو لوٹ لیگا اور اپنے متعلق لکھا کہ میں تو مہدی کی آمد کا قائل نہیں ہوں اس طرح اس ظالم انسان نے حکومت کو حضرت اقدس علیہ السلام کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ایک مختصر رسالہ "حقیقۃ المہدی" کے نام سے تصنیف فرمایا اور حکومت کو بتایا کہ مہدی کے متعلق وہ عقائد جو مولوی محمد حسین بٹالوی میری نسبت بیان کرتا ہے ہرگز یہ میرے عقائد نہیں وہ اس کے ہی بزرگوں نے اپنی کتب "حجج الکرامہ" اور "اقتراب الساعۃ" وغیرہ میں لکھے ہیں میں تو امن و اتحاد اور پیار و رواداری قائم کرنے والے مہدی کا مدعی ہوں اور ایسے مہدی کی آمد کا قائل ہوں۔ جو اسلام کے حسین اصولوں کو اہل دنیا کے سامنے پیش کر کے ان کے دل جیتے گا۔ حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ اگر مولوی محمد حسین بٹالوی اپنے ان عقائد سے منکر ہے تو اس کے لئے ایک طریق فیصلہ یہ ہے کہ ہم دونوں عربی، فارسی اور اردو میں مہدی کی آمد سے متعلق اپنے اپنے عقائد شائع کر کے بلاد اسلامیہ اور بلاد عربیہ وغیرہ ممالک میں بھجوائیں اور ہندوستان میں بھی اس کی خوب تشہیر کریں۔ چنانچہ آپ نے اسی تعلق میں کتاب "حقیقۃ المہدی" کے ساتھ مہدی کے متعلق اپنا عقیدہ عربی اور فارسی میں تحریر فرمایا لیکن محمد حسین بٹالوی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ انگریزی حکومت کے سامنے اپنے بیان کردہ عقیدہ کا اظہار اپنے ہم مذہب و ہم مشرب لوگوں کے سامنے بھی کر سکے یوں ثابت ہوا کہ یہ شخص منافقت سے حکومت کو اپنا کچھ اور عقیدہ بتاتا تھا اور عوام مسلمانوں میں خونی مہدی کے عقیدہ کا ہی قائل تھا۔

جب مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت اقدس علیہ السلام کے خلاف حکومت انگریزی کے سامنے یہودیوں کے فقیہیوں اور فریسیوں کی طرح یہ پروپیگنڈہ کیا کہ آپ حکومت وقت کے باغی ہیں اور حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں اور مہدی سوڈانی سے بھی بڑھ کر خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں تو پھر آپ کو حکومت کے سامنے واضح کرنا پڑا کہ آپ حکومت انگریزی کے وفادار ہیں اور چونکہ حکومت مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی، انہیں نماز روزہ سے نہیں روکتی، ہر ایک کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی مکمل آزادی ہے اس بناء پر جا بجا آپ نے بمطابق تعلیم اسلام من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے اور اپنی جماعت کو بھی یہ تعلیم دی ہے کہ ایسی محسن گورنمنٹ کے وفادار رہیں۔

اب ہر ایک عقلمند انسان کو سوچنا چاہیئے کہ وہ شخص جس کے خلاف مقدمات پر مقدمات بنائے گئے۔ یہاں تک کہ جھوٹے قتل کا مقدمہ بھی گھڑا گیا۔ اور حکومت کو اس کے خلاف بھڑکایا گیا ہر طرح سے مشتعل کیا گیا اُسے حکومت وقت کا باغی بنایا گیا اور حکومت کے کارندے اس کے گھر کی تلاشیاں لیتے رہے تو کیا اس کو یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے اوپر لگائے گئے ان الزامات کے دفعیہ میں حکومت وقت سے اپنی وفاداری ثابت کرے اس کے احسانات مذہبی کا تذکرہ کرے، صحیح صورت حال کی وضاحت کرے۔ یہ نہایت عجیب بات ہے کہ ایک معصوم پر قتل کے جھوٹے مقدمات بنائے جائیں اور حکومت وقت (باقی صفحہ ۱۱ پر)

"بدر میں ہندی صفحات کا اضافہ"

کافی عرصہ سے اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ بدر کو چاہنے والے اکثر لوگ (جن میں نوجوانوں کی تعداد زیادہ ہے) وہ بھی ہیں جو یا تو اردو بالکل نہیں جانتے اور اگر جانتے بھی ہیں تو بہت کم کر رواتی کے ساتھ پڑھ نہیں سکتے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ادارہ بدر کی یہ کوشش کامیاب ہوگئی اور اب ہم اس شمارہ کے ساتھ اپنے قارئین کی خدمت میں فی الحال دو صفحات پر مشتمل بدر کا ہندی حصہ پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔

اس پیشکش کی اصل وجہ یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطبات اور اکثر ارشادات اردو میں ہی ہوتے ہیں جن سے کیسٹس یا ٹیلی ویژن پروگراموں پر تو ہندی جاننے والے فائدہ اٹھا لیتے ہیں لیکن اردو تحریر کا پڑھنا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ہم حضور کے خطبات و ارشادات ہندی جاننے والے طبقہ تک پہنچائیں۔ اور ساتھ ہی ہم چاہیں گے کہ اردو طرز تحریر کو صرف ہندی تحریر میں ڈھال دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ حضور کے ہی الفاظ ہم اپنے قارئین تک پہنچا سکیں۔ اسی طرح جہاں تک اسلامی اصطلاحات کا تعلق ہے ان کے بارے میں بھی ہماری کوشش ہوگی کہ وہ بالکل اسی طرح ہندی میں نقل کر دیں تاکہ اصطلاحات کی اصلیت قائم رہے۔

علاوہ اس کے ہندی حصہ میں درس القرآن۔ درس الحدیث ملفوظات حضرت مسیح موعود، خلاصہ خطبہ جمعہ اور جماعتی و دیگر خبریں بھی پیش کریں گے۔ انشاء اللہ ہندی جاننے والے قارئین سے ہماری درخواست ہے کہ اپنے مختصر مضامین اور مشوروں کے خطوط ارسال فرمائیں اس سے جہاں ہمیں راہنمائی ملے گی وہاں حوصلہ افزائی بھی ہوگی۔ ساتھ ہی ہماری درخواست ہے کہ اس طبقہ میں زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا فرمائیں۔ جیسے جیسے آپ کی دلچسپی اور خریداری بڑھے گی ہم ہندی کے صفحات میں بھی اضافہ کر سکیں گے۔

ہندی حصہ کی نگرانی کی ذمہ داری مکرم محمد نسیم خان صاحب نائب ایڈیٹر بدر کی ہے لیکن ساتھ ہی ہمیں اس کام میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا تعاون بھی حاصل ہے جس کے لئے ہم ان کے شکرگزار ہیں اللہ تعالیٰ ہم کمزوروں کو کام کرنے کی طاقت و ہمت عطا کرے اور ہمارا انجام نیک بنائے آمین۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ منظوم کلام

ذیل کی نظم جماعت احمدیہ یو۔ کے۔ کے ۲۹ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۳۰ر جولائی ۱۹۹۴ء بروز ہفتہ دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل پڑھی گئی۔ اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اب عزیزم داؤد احمد صاحب ناصر میرا تازہ کلام پیش کریں گے۔ یہ دو حصوں میں ہے ایک ہی نظم کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ آج پیش کیا جائے گا ایک کل۔ آج کے حصہ کا عنوان ہے "جَاءَ الْمَسِيحُ جَاءَ الْمَسِيحُ" اور اس میں خصوصیت سے پاکستان کے عامۃ الناس مخاطب ہیں جن کو مولویوں نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ دوسرا حصہ جو کل پیش کیا جائیگا اس کا عنوان ہے "آمد امام کامگار" یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے لقب "امام مہدی" سے تعلق رکھنے والا کلام ہے اور اس میں خصوصیت سے احمدیت کے معاندین کو مخاطب کیا گیا ہے۔ جنہوں نے وقت کے امام کو رد کر دیا ہے۔"

کچھ اہل وطن سے

جَاءَ الْمَسِيحُ جَاءَ الْمَسِيحُ

بہار آئی ہے۔ دل وقف یار کر دیکھو
خرد کو نذر جنون بہار کر دیکھو

غضب کیا ہے جو کانٹوں سے پیار کر دیکھا
اب آؤ پھولوں کو بھی ہمکنار کر دیکھو

جو کر سکے تھے کیا۔ غیر ہمیں بنا نہ سکے
ہم اب بھی اپنے ہیں۔ اپنا شمار کر دیکھو

بس اب نہ دور رکھو اپنے دل سے اہل وطن
ہے تم سے پیار ہمیں۔ اعتبار کر دیکھو

ہمیں کبھی تو تم اپنی نگاہ سے دیکھو
تعصّبات کی عینک اتار کر دیکھو

لگا رکھی ہیں جو چہروں پہ مولوی آنکھیں
نظر کی برچھی ان آنکھوں سے پار کر دیکھو

نحوستوں کا بھگندر ہے پیر تسمہ پا
کسی دن اس کو گلے سے اتار کر دیکھو

نقاب اوڑھ رکھا ہے جو مولویت کا
اتار پھینکو اسے تار تار کر دیکھو

تمارا چہرہ برا تو نہیں۔ نہا دھو کر
کبھی تو حسن شرافت نکھار کر دیکھو

مسیح اترا ہے عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ
اٹھو۔ کہ جائے ادب ہے۔ سنوار کر دیکھو

لگاؤ سیڑھی اتارو دلوں کے آنگن میں
نثار جاؤ۔ نظر وار وار کر دیکھو

جو اس کے ساتھ اسی کی دعا سے اترا ہے
یہ مائدہ ہے ڈشوں میں اتار کر دیکھو

بلا رہی ہیں تمہیں پیار کی کھلی باہیں
چلے بھی آؤ نا۔ لِلّٰہ پیار کر دیکھو

محبتوں کے سمندر سے دوریاں کیسی
لپٹ کے موجوں سے بوس و کنار کر دیکھو

—٭—

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ منظوم کلام کا دوسرا حصہ

جسے جماعت احمدیہ یو۔ کے۔ کے ۲۹ ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز ۳۱ر جولائی ۱۹۹۴ء بروز اتوار آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل پڑھا گیا۔ نظم پڑھے جانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"کل جو میری نظم پڑھی گئی تھی بعنوان "جاء المسیح جاء المسیح" اس کا دوسرا حصہ ہے "آمد امام کامگار" جو حضرت امام مہدی کی آمد سے تعلق رکھتا ہے۔ کل مخاطب اہل وطن تھے۔ وہ سادہ لوح اہل وطن جن کو ان کے علماء نے سخت دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ آج وہ معاندین مخاطب ہیں اور ان کو تنبیہ کی گئی ہے ...."

منکرین سے خطاب

آمد امام کامگار

ہیں آسمان کے تارے گواہ۔ سورج چاند
پڑے ہیں ماند۔ ذرا کچھ بچار کر دیکھو

ضرور مہدی دوراں کا ہو چکا ہے ظہور
ذرا سا نور فراست نکھار کر دیکھو

خزانے تم پہ لٹائے گا لاجرم لیکن
بس ایک نذر عقیدت گزار کر دیکھو

اگر ہے ضد کہ نہ مانو گے۔ پھر نہ مانو گے
تو ہو سکے جو کرو۔ بار بار کر دیکھو

بدل سکو تو بدل دو۔ نظام شمس و قمر
خلاف گردش لیل و نہار کر دیکھو

پلٹ سکو تو پلٹ دو خرام شام و سحر
حساب چرخ کو بے اعتبار کر دیکھو

جو ہو سکے تو ستاروں کے راستے کاٹو
کوئی تو چارہ کرو کچھ تو کار کر دیکھو

سوار لاؤ۔ پیادے بڑھاؤ۔ چڑھ دوڑو
جو بن سکے وہ پئے کار زار کر دیکھو

خدا کی بات ٹلے گی نہیں۔ تم ہو کیا چیز
اٹل چٹان ہے۔ سر مار مار کر دیکھو

اتر رہی ہیں فلک سے گواہیاں روکو
وہ غل غپاڑہ کرو۔ حال زار کر دیکھو

گواہ دو ہیں دو ہاتھوں سے چھاتیاں پیٹو
خسوف شمس و قمر۔ ہار ہار کر دیکھو

جلن بہت ہے تو ہوتی پھرے، نہ نکلے گی
بھڑاس سینے کی، بک بک ہزار کر دیکھو

قفس کے شیروں سے کرتے ہو روز دو دو ہاتھ
دو آنکھیں بن کے ببر سے بھی چار کر دیکھو

مری سنو تو پہاڑوں سے سر نہ ٹکراؤ
جو میری مانو تو عجز اختیار کر دیکھو

—٭—

رہائی کے بعد اسیران راہ مولیٰ اپنے آقا کے حضور میں

مسجد فضل لندن میں شاندار استقبال۔ حضور کی تشریف آوری اور خطاب

۲۷ر جولائی ۱۹۹۴ء کو چار اسیران راہ مولا مکرم رانا نعیم الدین صاحب، مکرم عبدالقدیر صاحب، مکرم محمد صادق رفیق طاہر صاحب اور مکرم محمد نثار صاحب قریباً چار بجکر بیس منٹ پر مسجد فضل لندن تشریف لائے تو تمام حاضرین نے نہایت پرجوش نعروں اور محبت وعقیدت کے آنسوؤں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ محمود ہال لندن میں ان کی آمد پر ایک سادہ مگر نہایت عظمت اور شان رکھنے والی تاریخی نوعیت کی مختصر تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کا وہ منظر نہایت ہی رقت آمیز بھی تھا اور ایمان افروز بھی جب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے اور باری باری چاروں اسیران کو نہایت محبت اور شفقت کے ساتھ اپنے سینے سے لگایا۔ آپ نے ان اسیران کی رہائی کے لئے کس قدر بے چینی اور بے قراری سے اپنے مولا کے حضور دن رات فریاد کی تھی۔

ہیں کس کے بدن دیس میں پابند سلاسل
پردیس میں اک روح گرفتار بلا ہے
جس رہ میں وہ کھوئے گئے اس رہ پہ گدا ایک
کشکول لئے پھرتا ہے لب پہ یہ دعا ہے
خیرات کر اب ان کی رہائی میرے آقا
کشکول میں بھر دے جو میرے دل میں بھرا ہے

اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں رہا فرمایا اور آج اسیران راہ مولیٰ قریباً دس سال کی طویل اور صبر آزما قید کے بعد اپنے محبوب اور شفیق آقا کی ملاقات اور معانقہ کے شرف سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ دونوں طرف جذبات کا ایک طوفان تھا۔ تمام حاضرین بھی ایک عجیب قلبی وروحانی کیفیت میں مست تھے۔ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں پر دل خوشی سے لبریز اور اس کے حضور سجدہ ریز تھے۔ چاروں اسیران کو شرف مصافحہ ومعانقہ عطا فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ یہ اسیران آپ کے پہلوؤں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ خطاب شروع فرمایا۔ فرط جذبات سے حضور کی آواز گلوگیر تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ احمدیت ایک سو سال کے بعد اس عظیم دور میں داخل ہوئی ہے جس کا گہرا تعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں آسمان سے اترنے والی برکتوں سے ہے۔ ۱۸۹۴ء کا سال وہ تھا جبکہ دو ایسے عظیم نشان ظاہر ہوئے جنہیں دنیا کبھی بھلا نہیں سکے گی یعنی چاند اور سورج کا رمضان شریف میں ان تاریخوں میں گہنایا جانا جن تاریخوں کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو برس پہلے خبر دے رکھی تھی کہ ہمارے مہدی کے لئے یہ دو نشان آسمان سے ظاہر ہوں گے اور اب ایک سو سال بعد یہ سال (۱۹۹۴ء) بھی اللہ کے فضلوں کے ساتھ نشانات کا سال بن رہا ہے اور بنتا رہے گا اور اس صدی کے سالوں میں اسے بھی ایک امتیازی نشان نصیب ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ دس سال کے دور میں جو نشان دیکھے ہیں وہ بھی بہت نمایاں اور غیر معمولی شان کے نشان ہیں جن کے متعلق دشمن جو چاہے کہے وہ ان نشانات کے نور کو مٹا نہیں سکتا اور ان کی پھونکوں سے یہ چراغ بجھ نہیں سکتے۔ ان میں اول نشان ایک ہیبت ناک جلالی نشان تھا جو ضیاء کی ہلاکت کی صورت میں پورا ہوا جس کے متعلق اس نشان کے ظہور سے چند دن پہلے خطبہ جمعہ میں میں نے اعلان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اب ضیاء کو خدا کی وعید سے دنیا کی کوئی طاقت بچا نہیں سکتی۔ وہ ضیاء جس نے چند احمدی معصوموں کی جان لینے کی قسم کھا رکھی تھی، جس کا یہ خیال تھا کہ میرے قلم کا لکھا مٹایا نہیں جا سکتا اور اپنی طرف سے ان معصوم اسیران راہ مولا کی گردنیں پھانسی کے پھندے میں پھنسا بیٹھا تھا خود اسکی جان خدا کی تقدیر کے چنگل میں آکر اس طرح ہلاک ہوئی کہ اس کے جسم کا ذرہ ذرہ بکھر گیا۔ اور اسکی خاک اڑ گئی۔ یہاں تک کہ اس کے وجود کی پہچان سوائے اس بتیسی کے اور کچھ نہ رہی جو مصنوعی طور پر دندان سازوں نے بنا رکھی تھی اور اس کے بعد پھر دوسرا نشان ہمارے ان اسیران راہ مولا کا موت کے چنگل سے نکل آنا ہے جس پر ضیاء کے قلم کی سیاہی گواہ تھی کہ ضرور یہ موت کے چنگل میں ڈالے جائیں گے لیکن خدا کی روشنائی نے کچھ اور آسمان پر لکھ رکھا تھا اور یہ گواہی بھی خدا کے فضل سے بڑی شان کے ساتھ حیرت انگیز طریق پر پوری ہوئی اور آج ہمارے سامنے یہ زندہ سلامت موجود ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ ضیاء الحق نے موت کی سزا صرف ایک شخص کیلئے نہیں رہنے دی بلکہ زیادہ معصوموں پر اس سزا کو پھیلا دیا ہے تو انہیں دنوں میں بہت بے قراری سے دعاؤں کا موقع ملا اور میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ الیاس منیر کھلی فضاء میں ایک چارپائی پر میرے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ اسی وقت میں نے سب کو بتا دیا اور بار بار خطوں کے ذریعہ بھی تسلی دی کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے مگر الیاس منیر کی گردن میں پھانسی کا پھندا نہیں پڑے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ایک کے سایہ میں یہ سارے بھی اللہ کے فضل سے شامل تھے۔ وہ ان کا سردار تھا۔ وہ جماعت کا نمائندہ تھا اور خدا کے نزدیک اس کے وقف کی وجہ سے اس کا ایک مرتبہ تھا اور ہے۔ پس جو بات میں اس وقت نہیں سمجھ سکا تھا وہ بعد میں حالات نے روشن کی وہ یہ تھی کہ محض ایک الیاس کی خوشخبری نہیں تھی بلکہ ان سب معصوموں کی رہائی کی خوشخبری اس ایک خوشخبری میں شامل تھی۔ پھر حالات بدلنے شروع ہوئے اور پھانسی کا وقت قریب تر آنا شروع ہوا۔ بہت سے لوگ مجھے گھبرا گھبرا کر لکھتے رہے مگر ایک لمحہ کے لئے بھی ایک ذرہ بھی مجھے خوف نہیں ہوا۔ میں سب کو کہتا رہا کہ یہ ناممکن ہے۔ خدا کی بات جیسے ضیاء کی موت کی صورت میں پوری ہوئی تھی اسی طرح ان کی زندگیوں کی صورت میں پوری ہوگی۔ اور دنیا کی کوئی تقدیر اسے مٹا نہیں سکتی، بدل نہیں سکتی اور پھر اس طرح اعجازی رنگ میں یہ واقعات رونما ہوئے ہیں کہ انسان کی عقل ورطہ حیرت میں پڑ جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سارے واقعات جنکی کچھ تفصیل میرے علم میں ہے مگر اس وقت بتانے کا وقت نہیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے سامنے آئیں گے اور یہ روشن تاریخ روشن تر ہو کر آپ کے سامنے آئے گی جسکی نظیر تاریخ عالم میں کم ملتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ واقعات زندہ خدا کی صداقت کے وجود کے ثبوت ہیں اور عقل انکی کوئی اور توجیہہ پیش نہیں کر سکتی سوائے اس کے کہ قادر مطلق کی تقدیر کا دخل تھا جو غالب تقدیر ہے۔ پس الحمد للہ خدا نے ہمیں وہ خوشیوں کا دن دکھایا۔ اپنے پیارے اسیروں کو ہم نے چھاتی سے لگایا، اپنے پہلو میں بٹھایا۔ وہ ساری آرزوئیں خدا نے پوری کیں جن کے لئے دل ترسا کرتا تھا کوئی امید کی صورت دکھائی نہیں دیتی تھی۔ ایک یقین تھا جو متزلزل نہیں ہوا۔ ساری دنیا ڈولتی دکھائی دیتی تھی مگر خدا کے وعدوں پر کامل یقین تھا جو ثابت قدم رہا۔ آج وہ یقین جیتا ہے پس اللہ کے شکر کے ترانے گانے کے دن آگئے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ رب العالمین

حضور نے فرمایا خدا کرے کہ آج کے دور کی برکتیں اور بھی پھیلتی چلی جائیں۔ یہ سال اور روشن تر نشان لے کر آگے بڑھ رہا ہے۔ اس نشان کی روشنی آنے والی ساری صدی کو روشن کر سکے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا ہمیں وہ توفیق عطا فرمائے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا پورا زمانہ دیکھیں اور بعد کے زمانے میں آنے والے نشانات کا بھی مشاہدہ کر سکیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اس کے بعد حضور انور نے ایک نہایت پرسوز دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے اپنے دست مبارک سے اسیران کو مٹھائی عطا فرمائی۔ اس موقعہ پر تمام حاضرین میں بھی شیرینی تقسیم کی گئی۔

خطبہ جمعہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دامن میں پناہ لو۔ اس پناہ کے سوا اور کوئی پناہ نہیں ہے۔ اور یہ پناہ امام وقت کے انکار کے ذریعہ میسر نہیں ہو سکتی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۱۷ جون ۱۹۹۴ء مطابق ۱۷ احسان ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

یہ مہینہ محرم الحرام کا ہے جس کی بہت سی فضیلتوں کا احادیث میں اور اسلامی لٹریچر میں ذکر ملتا ہے لیکن اس موقع پر آج کے خطبے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اہل بیت، آپ کی آل کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وہ رشتہ ہے جس رشتے سے ہمارا خدا سے رشتہ بنتا ہے۔ پس اولاد سے اس تعلق کا قائم نہ رہنا یا اولاد سے کسی قسم کا بغض، ان دونوں رشتوں کو کاٹ دیتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اولاد وہ اولاد نہیں تھی جس نے اپنا روحانی تعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ سے قائم نہ رکھا بلکہ وہ اولاد تھی جس نے اس تعلق کے تقاضوں میں اپنی جانیں دے دیں اور عظیم ترین قربانیاں پیش کیں۔ **پس اس پہلو سے وہ جس کے دل میں اہل بیت کا بغض ہے حقیقت میں اس کے دل میں محمد رسول اللہؐ کا بغض ہے اور اسلام کا بغض ہے اور اس کی کوئی نیکی، حقیقی نیکی نہیں کہلا سکتی۔** یہ ایک طبعی حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہو اس کے محبوب سے محبت ہو۔ جس سے محبت ہو اس سے جو محبت کرتے ہیں ان سے بھی تعلق قائم ہو اور یہ دونوں باتیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بہت ہی پیاری اور مقدس بیٹی حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو نصیب تھیں۔ ان سے حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ کو محبت تھی اور وہ حضرت محمد رسول اللہؐ سے محبت کرتے تھے اور پھر یہ خونی تعلق بھی تھا اس لئے کسی مسلمان کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اہل بیت سے دوری تو درکنار اس کے وہم میں بھی یہ بات داخل ہو کہ میرا ان سے کسی قسم کا تعلق ٹوٹ سکتا ہے۔ اس کے بالکل برعکس ایک گہری بے ساختہ محبت حقیقت میں اس کے ایمان پر گواہ ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے **پیار پر ایک ایسی پختہ اور دائمی گواہی دے گی کہ جس کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔** مگر اسکے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اولاد میں سے پیدا ہونے والے محبت کرنے والوں اور محبوبوں کا ذکر تو محبت سے کیا جائے مگر ان کا جن کا خونی رشتہ نہ بھی تھا مگر خونی رشتوں سے بڑھ کر انہوں نے **اپنی جانیں آپ پر نثار کیں ان کا بغض سے ذکر کیا جائے، اگر ایسا ہو تو ایسے شخص کے ایمان کے** خلاف یہ گواہی بھی بہت مضبوط اور ناقابل تردید گواہی ٹھہرے گی۔ پس حقیقی اور سچی بیچ کی راہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جس نے، جس رنگ میں بھی، تعلق باندھا خواہ خون کا رشتہ تھا یا نہ تھا اس سے طبعی بے ساختہ دل میں پیار پیدا ہو۔ یہ سچی علامت ہے انسان کے ایمان کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے حقیقی وابستگی کی۔

آج عالم اسلام نہ جانے کن اندھیروں میں بھٹک رہا ہے کہ یہ دو محبتیں آپس میں **پھٹ چکی** ہیں اور ان دونوں کو ایک گھر میں جگہ نصیب نہیں۔ وہ لوگ جو اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اہل بیت سے محبت کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشاق اور ان فدائیوں کا نفرت اور بغض سے ذکر کرنا بھی جزو ایمان سمجھتے ہیں جن کا ان معنوں میں خونی رشتہ نہیں تھا جن معنوں میں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کا رشتہ تھا یا آپ کی اولاد کا تھا۔ اور اس طرح محبت میں زہر گھول دیتے ہیں۔ اور اس کے برعکس وہ لوگ جو صحابہ کرام کی عزت بلکہ محبت اور عقیدت کو دل میں جگہ دیتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں اس کے ساتھ محرم کے دنوں میں شیعوں کے خلاف حرکت کرنا اور ان کی مجالس کو درہم برہم کرنا، ان کے جلوسوں میں مخل ہونا، یہ بھی ایک ایمان کا حصہ ہے۔ اور وہ رشتے جو باہم جوڑنے کے لئے بہت ہی اہم کردار کر سکتے تھے جو تمام عالم اسلام کو ایک جگہ اکٹھا کرنے میں ایک بہت ہی مضبوط کردار ادا کر سکتے تھے ان کو اکٹھا کرنے کی بجائے باہم تفریق کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ پس محرم کے دن **وہ دن نہیں ہیں جن میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ آج اہل بیت کی قربانیوں کی یاد میں تمام عالم اسلام** اکٹھا ہو گیا ہے اور پہلی سب نفرتیں مٹ چکی ہیں۔ کوئی فرقے کی تفریق باقی نہیں رہی آج اس محبت کے صدقے ایک ہاتھ پر ایک جان کے نذرانے لئے ہوئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس آپ عجیب بات اخباروں میں پڑھتے ہیں اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ذکر سنتے ہیں کہ محرم آ رہا ہے۔ سخت خطرات ہیں، بڑی دشمنیاں ہوں گی، گلیوں میں خون بہیں گے، سر پھٹول ہوگی، ایک دوسرے کو گالیاں دی جائیں گی اور اسلام کے دو بڑے حصے یعنی شیعہ اور سنی اگر اس عرصہ میں گزشتہ محرم سے اب تک قریب آ بھی گئے تھے تو پھر دوبارہ ایک دوسرے سے ایسا پھٹیں گے کہ وہ نفرتوں کی یاد آئندہ محرم تک باقی رہے گی اس لئے حکومتوں کے الرٹ ہو رہے ہیں۔ بعض جگہ فوجوں کو بلایا جا رہا ہے۔ بعض جگہ پولیس کے ریزرو کو حرکت دی جا رہی ہے۔ اور کہا **جا رہا ہے کہ نہایت خطرے کے دن ہیں۔ محبت سے خطرے ہیں؟ کیسے خطرے ہیں؟ محبت تو** خطروں کو مٹا دیا کرتی ہے۔ محبت تو خطروں کے ازالے میں کام آتی ہے۔ پس دونوں جگہ محبت میں کوئی جھوٹ شامل ہو گیا ہے۔ دونوں جگہ نظریں میڑھی ہو گئی ہیں اور حقیقت حال کو دیکھنے سے کلیۃً عاری ہو چکی ہیں ورنہ ناممکن تھا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت آپ کے صحابہ اور **آپ کے اہل بیت** کے درمیان ایسی پھٹ جاتی کہ گویا ایک سے وابستگی دوسرے سے نفرت کے ہم معنی ہو جاتی۔ ایک سے نفرت دوسرے کی محبت کے مترادف ہو جاتی۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ **اس لئے محمد رسول اللہؐ کی محبت میں تو کوئی جھوٹ نہیں، ان محبت کے دعویٰ کرنے والوں میں ضرور جھوٹ ہے** جو اس محبت کو یہ رنگ دیتے ہیں۔

پس میں تمام عالم اسلام کو ان احمدیوں کی وساطت سے جو اس خطبے کو سن رہے ہیں یہ پیغام دیتا ہوں کہ محرم کے دنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دلی محبت پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا کریں۔ اور سنیوں کا یہ کوئی حق نہیں کہ وہ لوگ جو اہل بیت کی محبت میں جلوس نکالتے ہیں خواہ ان کی رسمیں پسند آئیں یا نہ پسند آئیں ان کے محبت کے اظہار میں کسی طرح مخل ہوں، ان پر پتھراؤ کریں، ان پر گولیاں چلائیں، ان پر گالیوں کی بارش کریں۔ یہ کیا انداز ہیں محبت کے۔ **یہ تو دلوں میں گھٹی ہوئی اور گھولی جانے والی نفرتیں ہیں جو ابل ابل کر باہر آ رہی** ہیں۔ پس جب تک حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق کو اور آپؐ سے سچی محبت کو تمام امت کو باہم باندھنے کا ذریعہ نہ بنایا جائے اس وقت تک امت کے مسائل **حل نہیں ہو سکتے۔** سب ہی حضور کی محبت کا دعویٰ کر کے ایک دوسرے کے خلاف نفرت کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے بہتر حصوں میں امت کو تقسیم کر گیا اور آج تک ان کو ہوش نہیں آئی۔ پس جماعت احمدیہ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کا پیغام اس رنگ میں امت کو دوبارہ دینے کی ضرورت ہے جس رنگ میں پہلی بار دیا گیا تھا۔ قرآن کریم نے جو دلوں کے باندھنے کا ذکر فرمایا ہے اور اللہ کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت محمدؐ رسول اللہ تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ ہی کی محبت نے ایک دوسرے کے دشمن قبائل کو یک جان کر دیا تھا۔ وہ جو ایک دوسرے کے جان کے دشمن تھے وہ بھائیوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑھ کر جان نثار کرنے والے دوست بن چکے تھے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وجود کو نکال کر اس کا تصور بھی پیدا نہیں ہو سکتا، ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ پس اگرچہ محمدؐ رسول اللہ نے خود بالارادہ ایسا کام نہیں کیا مگر اللہ نے آپ کی ذات میں آپ کی نعمت میں ایک ایسی غیر معمولی کشش رکھ دی تھی کہ ناممکن تھا کہ لوگ آپ کی ذات پر ایک مرکزی حیثیت سے جمع نہ ہو جائیں۔ پس مرکز مدینہ نہیں تھا، مرکز محمد رسول اللہ تھے۔ مرکز مکہ نہیں تھا، مرکز محمد رسول اللہؐ تھے۔ جہاں کہیں آپؐ جاتے تھے وہیں مرکز منتقل ہوتا تھا۔ آپ بیٹھتے تھے **تو اسلام کا مرکز آپ کی ذات میں بیٹھتا تھا۔** آپ اٹھتے تھے تو اسلام کا مرکز آپ کی ذات میں اٹھتا تھا اور یہی وہ نکتہ تھا جو صحابہ کے عشق نے ہمیشہ کے لئے ہم پر حل کر دیا کہ **محمدؐ رسول اللہ کے مرکز سے محبت اور آپ کی ذات میں اکٹھے ہونے کا نام ہی اسلامی وحدت ہے اور یہی توحید کا پیغام ہے جو آج ہمیں سب دنیا کو دینا ہے۔ مگر محمدؐ رسول اللہ کی امت کو پہلے دینا ضروری ہے کیونکہ** سب سے زیادہ اس امت کا حق ہے کہ انہیں دوبارہ ازمنہ گزشتہ کی یاد دلا کر، ان زمانوں کے

آج امت کا علاج یہ ہے کہ ایک ہی زبان سے ایک ہی
نعرہ بلند ہو۔ صحابہ کے عشق کے قصے بھی بیان ہوں اور اہل
بیت کے عشق کے قصے بھی بیان ہوں تا کہ پھر امت ان
دو پاک ذرائع سے ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے

واسطے دے کر جن زمانوں میں محمدؐ رسول اللہ کی اولاد بھی تھی، آپ کے صحابہ بھی تھے اور کسی کے دل پھٹے ہوئے نہیں تھے۔ وہ تمام صحابہؓ جب حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو دیکھتے تھے تو ان کی نظریں عشق اور فدائیت سے ان پر پڑتی تھیں۔ ان کا ذکر دیکھو کیسے کیسے پیار سے حدیثوں میں محفوظ کئے گئے۔ کس طرح صحابہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کندھوں پر سوار دیکھتے تھے۔ نماز میں سجدوں میں جاتے تھے تو اس طرح پیار سے ان کو اتار دیا کرتے تھے، کس طرح ساتھ کھیلتے اور حرکت کرتے اور لاڈ اور پیار کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور یوں لگتا تھا کہ تمام صحابہ کی آنکھوں میں دل پگھل پگھل کر آرہے ہیں۔ وہ طرز بیان بتاتی ہے کہ غیر معمولی عشق تھا۔

پس وہی اہل بیت ہیں، وہی صحابہ ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد تمہیں کیا جنون کودا ہے کہ انہی اہل بیت اور صحابہ کو ایک دوسرے کے دل پھاڑنے کے لئے استعمال کرنے لگے ہو۔ وہ تو محبتوں کے پیغامبر تھے، عشق کے سمندر تھے، تم نے انہیں نفرتوں کے سمندر میں تبدیل کر دیا ہے۔ پس آج امت محمدیہ کی یہ باتیں سمجھانے کی ضرورت ہے ورنہ یہ امت، امت محمدیہ کہلانے کی مستحق نہیں رہے گی۔ ابھی چند دنوں تک آپ دیکھیں گے کہ محرم کے جلوس کراچی میں بھی نکلیں گے، خیرپور میں بھی نکلیں گے، ملتان میں بھی نکلیں گے، بہاولپور میں بھی اور لاہور وغیرہ میں بھی اور ہر جگہ غیر معمولی طور پر پولیس کی طاقت دو نفرت کرنے والے سمندروں کے بیچ میں دیوار کی طرح حائل ہوگی اور پھر وہ ہیجان ہوں گے، وہ ایک دوسرے کے خلاف بغاوت کریں گے اور ان دیواروں کو توڑ کر، ان کی نفرتیں پھلانگتی ہوئی دوسرے کے امن کو پارہ پارہ کر دیں گی۔ اور ان کی زندگیوں کو زہر آلود کر دیں گی۔ یہ کیا دن ہیں اور ان دنوں کے کیا تقاضے ہیں؟ اور یہ کیا حرکتیں ہیں جو ان دنوں میں کی جارہی ہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن پر ظالم ملاں یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ نے نہ اہل بیت کی عزت کی نہ صحابہ کی۔ ان کی اہل بیت کی عزتیں تو ہر روز بر سرعام گلیوں میں پھرتی ہیں اور جو کچھ کسر رہ جاتی ہے کہ محرم کے دنوں میں طشت از بام ہو جاتی ہے۔ کچھ بھی لکا چھپا باقی نہیں رہتا۔ مگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ اور آپ کے اہل بیت کے عشق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پاکیزہ تحریریں ہیں ان پر مہریں لگائی گئی ہیں، ان پر تالے لگا دیئے گئے ہیں۔ جو عشق کے اظہار ہیں انہیں اجازت نہیں کہ ان گلیوں میں کھل کر نکلیں۔ جو نفرتوں کے پیغام ہیں وہ گلیاں ان کی ہیں وہ صحن ان کے ہیں۔ جب چاہیں جس طرح چاہیں نفرتوں کا اظہار جس ملک میں چاہیں کرتے پھریں، یہ بڑا ظلم ہے، یہ ایک خودکشی ہے۔

پس آج کے خطبے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تحریریں چنی ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور یہی آج امت کا علاج ہے کہ ایک ہی منہ سے صحابہ کے عشق کے قصے بھی بیان ہوں اور اہل بیت کے عشق کے قصے بھی بیان ہوں تاکہ پھر امت ان دو پاک ذرائع سے ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق میں اور وہی مرکزیت اسلام کو دوبارہ نصیب ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"افسوس یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے تو امام حسین کو رتبہ ابنیت کا بھی نہیں دیا تھا"۔

یہ وہ عبارت ہے جس کو لے کر مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو امام حسین کے خلاف کیسی سخت زبان استعمال کی ہے۔ رتبہ ابنیت کا بھی نہیں دیا تھا، کہتے ہیں دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اولاد میں شمار نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت پوری پڑھتے تو ان کو پتہ چلتا کہ اگلے فقرے میں یہ فرمایا کہ:

"آیت خاتم النبیین بتا رہی ہے کہ "ماکان محمد اباا حد من رجالکم" کہ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں تو یہ اشارہ اس طرف ہے کہ حضرت امام حسن اور امام حسین ہی نہیں، صحابہ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو جسمانی طور پر محمد رسول اللہؐ کا بیٹا ہو۔ اور ہر ایک وہ ہے جو روحانی طور پر آپ کا بیٹا بن سکتا ہے"۔

پس یہ تفریق دور کرنے کے لئے ایسا عظیم نکتہ امت محمدیہ کے سامنے پیش فرمایا کہ تم خون کے رشتے سے ابنیت کی باتیں چھوڑ دو کیونکہ قرآن کریم نے ہر رشتے سے ابنیت کی باتیں ختم کر دی ہیں سوائے روحانی رشتے کے۔ "ماکان محمد اباا حد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" رسول کا رشتہ سب سے برابر کا رشتہ ہو جاتا ہے۔ اور اس رشتے سے جو روحانی بیٹا بنے گا اس کی راہ میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی اور جو روحانی بیٹا نہیں بنے گا ظاہری تعلق بھی ان کے کام نہیں آسکتا۔

یہ وہ مضمون تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اور ان ملانوں نے کیسے کیسے ظلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف یہ غلط باتیں منسوب کیں کہ گویا نعوذ باللہ من ذالک آپ کے دل میں نہ صحابہ کی عزت تھی نہ اہل بیت کی تھی۔ اب میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں بتاتا ہوں کہ آپ کے نزدیک اہل بیت کا کیا مقام تھا اور صحابہ کا کیا مقام تھا۔ فرماتے ہیں:۔

"حضرت عیسیٰؑ اور امام حسینؓ کے اصل مقام اور درجہ سے جتنا مجھ کو علم ہے دوسرے کو نہیں ہے"

اب عیسیٰؑ اور امام حسین کا کیا جوڑ ہے۔ نبیوں میں اپنی جان کی عظیم قربانی پیش کرنے میں عیسیٰؑ کو ایک عجیب مرتبہ اور عجیب مقام حاصل تھا۔ نبیوں میں وہ ایک منفرد مقام ہے جو محمد رسول اللہؐ سے پہلے گزرے ہیں جس طرح، جس شان کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ نے حق کی خاطر اپنی جان کی قربانی پیش کی ہے اور صلیب کی اذیتیں قبول کی ہیں۔ پس دیکھیں ایک عارف باللہ کا کلام کس طرح ان باتوں کو جوڑتا ہے جس طرف ایک ظاہری نظر رکھنے والے کا تصور بھی نہیں جا سکتا۔ فرماتے ہیں:۔

"عیسیٰؑ اور امام حسینؓ کے اصل مقام و درجہ کا جتنا مجھے علم ہے دوسرے کو نہیں ہے کیونکہ جوہری ہی جوہر کی حقیقت کو سمجھتا ہے اس طرح پر دوسرے لوگ خواہ وہ امام حسینؓ کو سجدہ کریں مگر وہ ان کے رتبہ اور مقام سے محض ناواقف ہیں اور عیسائی خواہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہیں بنا دیں مگر وہ ان کے اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بے خبر ہیں اور ہم ہرگز یہ باتیں تحقیر سے نہیں کہہ رہے"۔

ان کی تحقیر مراد نہیں بلکہ امر واقعہ بیان کر رہے ہیں کہ مسیح کا جو حقیقی مرتبہ میرے دل پر روشن ہوا ہے اور حسین کا جو حقیقی مرتبہ میرے دل پر روشن ہوا ہے وہ ان کے سجدہ کرنے والوں کے دلوں پر بھی روشن نہیں اور سجدہ کرنا خود بتاتا ہے کہ مقام سے بے خبر ہیں۔ پس اسی فقرہ میں اپنے کلام کی تائید میں ایک محکم دلیل بھی داخل فرما دی۔ وہ شان کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"میں اس اشتہار کے ذریعے سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے"۔

یہ ہے اعلان حق۔ کوئی پرواہ نہیں کہ سنی اس سے خوش ہوتے ہیں یا ناراض ہوتے ہیں حالانکہ آپ اہل سنت سے تعلق رکھتے تھے، اہل تشیع میں شامل نہیں تھے اور امام تو درحقیقت دونوں سے بالا تھا کیونکہ آپ نے حکم عدل کے طور پر دونوں کے درمیان فیصلے کرنے تھے۔ پس آپ دنیا کے خوف سے بالکل مستغنی اور بالا تھے۔ فرماتے ہیں:۔

"یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا تھا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی سہل امر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے "قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا" مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں"۔

پھر یزید کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے"۔

یہ حضرت حسینؓ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا موقف ہے اور ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ سچے دل کی آواز ہے جو بے ساختہ اور بلا تکلف دل سے بلند ہو رہی ہے:

"سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس شخص کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے"۔

اب دیکھیں "عملی رنگ" نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے۔ زبان کے دعووں کی بات نہیں ہو رہی۔ زنجیروں سے سینہ کوبی کی بات نہیں ہو رہی۔ فرمایا ہے جو عمل سے اس سے محبت کرتا ہے اور اپنے عمل سے اس کی محبت کو سچا ثابت کر دیتا ہے یعنی حسین کے رنگ اختیار کرتا ہے وہی سنت اپنا لیتا ہے جو حسین کی سنت تھی۔ فرماتے ہیں:۔

"کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی کے طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے"۔

کون کونسے ہیں؟ ایمان، اخلاق، شجاعت یعنی بہادری، تقویٰ یعنی خدا خوفی، اور اپنی بات پر صبر کے ساتھ قائم ہو جانا اور کسی مخالفت کی پرواہ نہ کرنا یعنی استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش اپنے دل پر منعکس کرتا ہے اور انہیں اپنا لیتا ہے۔ "جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش" اپنے اندر لے لیتا ہے۔ یہ اپنے اندر لے لیتا ہے، کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں اب میں نے وہی مسیح موعود صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ دہرائے ہیں جو اس فقرے کے شروع میں تھے:

"یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو انہی میں سے ہے"۔ جو ویسا ہی دل رکھتا ہے ویسا ہی محبت الٰہی میں وہ پاک اور صاف کیا گیا ہے اور محبت کی آگ میں جلایا گیا ہے وہی ہے جو ان لوگوں کے حالات کو جانتا ہے۔ ان کے تجارب سے واقف ہے۔ غیر کی آنکھ باہر سے دیکھنے والی اس کی حقیقت کو پہچان نہیں سکتی۔

"دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی"۔ اب دیکھیں کیسا عظیم نکتہ ہے اور یہ محبت اور معرفت کی آنکھ سے ہی دکھائی دیتا ہے۔ یہ مجلسوں میں پڑھا جانے والا نکتہ تو نہیں ہے۔ فرماتے ہیں:

"یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی کیوں کہ وہ شناخت نہیں کیا گیا"

محمدؐ رسول اللہ کے مرکز سے محبت اور آپ کی ذات میں اکٹھے ہونے کا نام ہی اسلامی وحدت ہے اور یہی توحید کا پیغام ہے جو آج ہمیں سب دنیا کو دینا ہے

وہ جس کے دل میں اہل بیت کا بغض ہے حقیقت میں اس کے دل میں محمدؐ رسول اللہ کا بغض ہے اور اسلام کا بغض ہے اور اس کی کوئی نیکی، حقیقی نیکی نہیں کہلا سکتی

ایک سو سال کے شیعوں کے ماتم ایک طرف اور یہ فقرہ ایک طرف۔ کیسی حقیقت کی روح پر انگلی رکھ دی ہے۔ اس کی شہادت کی یہی وجہ تھی کہ حسینؓ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ مگر افسوس کہ جیسا کہ وہ کل شناخت نہیں کیا گیا تھا ویسا ہی آج بھی شناخت نہیں کیا گیا، ورنہ حسین کے نام پر محمد رسول اللہؐ کے عشاق سے نفرتوں کی تعلیم نہ دی جاتی۔ اور محمد رسول اللہؐ کے عشاق حسین کا عذر رکھ کر ان سے محبت کرنے والوں سے نفرت کی تعلیم نہ دیتے۔ پس شناخت کا جہاں تک معاملہ ہے خدا کے پیارے تو بعض دفعہ نہ اپنے وقت پر شناخت کئے جاتے ہیں نہ بعد میں شناخت کئے جاتے ہیں۔ مگر وہی ان کو شناخت کرتا ہے جو ویسا دل رکھتا ہے، ویسا مزاج اس کو عطا ہوتا ہے، ویسی ہی فطرت ودیعت کی جاتی ہے، وہی ہے جو حقیقت میں شناخت کا حق رکھتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی کیوں کہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانے میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔ یہاں یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی محبت نہیں کرتا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں آپ کے بڑے بڑے عشاق پیدا ہوئے۔ ہر نبی کے وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی کچھ عشاق پیدا ہوئے مگر مراد یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ قومی طور پر بڑی تعداد میں بہت بعد میں آنے والے محبت کی باتیں کرتے ہیں لیکن وہ لوگ یا ان کے مزاج کے لوگ جو اس برگزیدہ کی زندگی میں اس زمانے میں ہوتے ہیں وہ اس کو نہیں پہچانتے اور یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم نے اسی لئے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھنے والی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ تم وہی ہو جس نے موسیٰ کو اذیتیں دیں۔ تم وہی ہو جو اس زمانے میں نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے حالانکہ وہ تو دو ہزار سال بعد پیدا ہوئے تھے۔ وہ، وہ کیسے ہو گئے۔ مراد یہ ہے کہ تم ایسے لوگ ہو کہ تمہاری سرشت ایسی ہے۔ اگر تم اس زمانہ میں ہوتے تو وقت کے مقدس انسان کو پہچان نہ سکتے اور ضرور اس کی دشمنی میں اس کی عزت اور جان کے درپے ہو جاتے لیکن اب تم اس کی نسبت کی باتیں کرتے ہو۔ تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کا ذکر فرما رہے ہیں کہ یہ لوگ جب برگزیدہ لوگوں کی زندگی میں اس وقت سے حصہ پاتے ہیں تو کبھی ان کو پہچان نہیں سکے اور جب وہ وفات پا جاتے ہیں یا ویسے کسی وجہ سے ان سے دور ہٹ جاتے ہیں، زمانے بدل جاتے ہیں، اس وقت پھر یہ ان کی نسبت کے گیت گاتے اور ان کے نام کو اچھالتے ہیں۔

"غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف ان کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا بھلا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت سمجھتا ہوں"

فرمایا جو مجھے برا سمجھتا ہے، مجھ پر لعن طعن کرتا ہے اس کا بدلہ میں معصومین سے نہیں لیتا اور شوخی کے طور پر ان پر اپنا غصہ اتارنا ایک سخت لعنت کی بات سمجھتا ہوں، سخت گناہ سمجھتا ہوں

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور آئمۃ الہدیٰ تھے (یعنی ہدایت کے اماموں میں سے تھے) اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آل تھے۔ خون کے لحاظ سے بھی آل تھے اور روحانی وراثت کے لحاظ سے بھی آل تھے۔ لیکن کلام اس بات میں ہے کہ کیوں آل کی اعلیٰ قسم کو چھوڑا گیا ہے اور ادنیٰ پر فخر کیا جاتا ہے۔ تعجب کہ اعلیٰ قسم امام حسن اور امام حسین کے آل ہونے کی اور کسی کے آل ہونے کی جس کی رو سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے روحانی مال کے وارث ٹھہرتے ہیں اور بہشت کے سردار کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ اس کا تو کچھ ذکر نہیں کرتے اور ایک فانی رشتے کو بار بار پیش کیا جاتا ہے"۔

یہ وہ نقص ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کی محبت رکھنے والوں کے تعلق میں بیان فرما رہے ہیں کہ ان کو اس پہلو سے اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ ان دونوں کا مرتبہ جس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کو روحانی طور پر بہت اعلیٰ مراتب پر فائز فرما دیا وہ روحانی تعلق کی بناء پر تھا نہ کہ جسمانی رشتے کی بناء پر۔ آپ نے فرمادیا، سے یہ مراد ہے آپ نے ان کے اعلیٰ مراتب کی نشاندہی فرمائی اور ان کی شان میں بہت ہی پاکیزہ اور مقدس خیالات کا اظہار فرمایا۔ ان کو ان اعلیٰ مراتب پر فائز تو خدا نے فرمایا تھا مگر محمدؐ رسول اللہ کی زبان سے ہم نے اس کا ذکر سنا اس لئے آپ جب کہتے ہیں کہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے تو بلاشبہ یہ اللہ کا کلام ہے جو محمدؐ رسول اللہ پر نازل ہوا ہے ورنہ حضرت محمدؐ رسول اللہ اپنی طرف سے تو کسی کو سردار بہشت نہیں بنا سکتے تھے۔ تو مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپؐ کی نظر ان کے روحانی مراتب پر تھی، ہرگز اس بات پر نہیں تھی کہ چونکہ میری بیٹی کی اولاد میں سے ہوں گے یا بیٹی کی پشت سے پیدا ہونگے اس لئے یہ سردار بہشت ہیں۔ پس ان کا سرداران بہشت ہونا بتاتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا روحانی ورثہ پایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں اس اعلیٰ بات کا ذکر تم نہیں کرتے اور محرم کے موقع پر یا ویسے مجالس میں خونی رشتے کی باتیں کرتے چلے جاتے ہو۔ اگر ایسا کرو گے تو دوسرے روحانی ورثہ پانے والوں کی طرف بھی محبت کی نگاہ پڑے گی، نفرت کی نگاہ ان پر نہیں پڑ سکتی۔ یہی وجہ تفریق ہے۔ یہی بیماری ہے جس کی نشان دہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی اور جس طرف اب توجہ کرنا ضروری ہے۔ تمام شیعوں کو میری نصیحت ہے کہ وہ اپنی

مجالس میں جتنا چاہیں محبت کا اظہار کریں مگر اگر روحانی تعلق سے ایسا کریں تو پھر وہی روحانی تعلق کی باتیں ان کو حضرت ابو بکر سے بھی محبت پر مجبور کر دیں گی، حضرت عثمان سے بھی محبت پر مجبور کر دیں گی، حضرت عمر سے بھی محبت پر مجبور کر دیں گی۔ تمام صحابہ کے لئے ان کے دل میں محبت کے سوا اور کچھ نہیں رہے گا لیکن چونکہ جسمانی رشتے پر زور دیا جاتا ہے اور اس پہلو سے صحابہؓ کو دلیۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جدا دکھایا جاتا ہے گویا ایک الگ قوم ہے جس کا آپ کے مقاصد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ نفرتیں رفتہ رفتہ ان کے دلوں میں جاگزیں ہوئیں اور پھر بڑھتی چلی گئیں یہاں تک کہ بغض صحابہ ان کے ایمان کا حصہ بن گیا اور اس نے پھر یہ ردعمل دکھایا کہ سنیوں میں بھی سپاہ صحابہ جیسی چیزیں پیدا ہوئیں جن کے اعلیٰ مقاصد میں شیعوں کا خون بہانا اس قدر داخل ہو گیا جیسے اسلام کے دشمنوں کے خلاف جہاد صحابہ کے دلوں میں داخل تھا۔ صحابہ کے دلوں میں اسلام کے خلاف تلوار اٹھانے والوں کے مقابل پر جہاد کا ایک جوش پایا جاتا تھا۔ لیکن یہ ایک دفاعی جہاد تھا اس میں نفرتوں کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہ ان نفرتوں کے خلاف جہاد تھا جن نفرتوں کا صحابہ کو نشانہ بنایا جا رہا تھا، محمدؐ رسول اللہ کو نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ لیکن یہ جو آج ہم دیکھ رہے ہیں یہ بالکل برعکس قصہ ہے سپاہ صحابہ کے دل میں شیعوں کی نفرت ہے جو موجزن ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ شیعوں میں سے کسی کا قتل یا ان میں سے کسی مجلسی کا قتل کرنا نہ صرف یہ کہ اللہ کے حضور ان کے لئے اعلیٰ مراتب کا ضامن ہو جائے گا بلکہ بعض ان میں سے مولوی یہ بیان کرتے ہیں کہ تم اگر ایسا کرو گے اور اس کوشش میں تم مارے جاؤ تو تم سرداران بہشت میں سے شمار ہو گے۔ تم دیکھنا کہ کیسے کیسے پاک وجود تمہارے استقبال کی جنت کے دروازوں تک آتے ہیں۔ ایسے ایسے لغو قصے بیان کئے جاتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ان قصوں کے ماننے والے دماغ کس قسم کے ہونگے، مگر ہمارے ملک میں بدقسمتی سے جہالت بہت ہے اور یہی جہالت ہے جو اس تفریق کو مزید ہوا دے رہی ہے اور ان فاصلوں کو بڑھا رہی ہے۔

پس محرم میں محبت کی اور باہم رشتوں کو باندھنے کی تعلیم دینی ضروری ہے اور جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے حقیقت یہ ہے کہ اول زور روحانی تعلق پر دینا ضروری ہے اور پھر جسمانی طور پر اگر تعلق ہے تو اس تعلق میں اضافہ ہو گا، کمی نہیں ہو سکتی۔ یعنی جسمانی تعلق سونے پر سہاگے کا کام دے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے روحانی تعلق قائم ہو اور روحانی تعلق پر زور دیا جائے پھر زائد کے طور پر جب جسمانی رشتہ دکھائی دے گا تو لازماً سب کو محبت ہوگی۔

پس سنیوں کو بجائے اس کے کہ نفرتوں کی تعلیم دیں اور ان کے جلوسوں پر حملہ آور ہوں اور طرح طرح سے ان کی راہیں روکیں یا کاٹیں یا ان پر بم پھینکیں یا زبان سے گندی گالیوں کی گولہ باری کریں۔ ان کا فرض ہے کہ ایسے موقع پر ان سے بڑھ کر صحابہ کے عشق کی باتیں کیا کریں اور ان میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اہل بیت کو جو صحابہ کا مرتبہ بھی رکھتے تھے، روحانی وارث بھی تھے اور روحانی وارثوں میں بھی بہت بلند مقام پر فائز تھے ان کا ذکر بھی کریں اور دوسرے صحابہ کا ذکر بھی کریں۔ صدیقوں کا ذکر بھی کریں اور شہیدوں کا ذکر بھی کریں اور کثرت سے درود اور سلام کی مجلسیں لگائیں اور اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں تو یہی دن کتنی برکت کے دن بن سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ دونوں طرف سے ان دنوں نفرتیں پھیلانے کے لئے استعمال کیا جائے، دونوں ایک دوسرے کی نیکی کی باتوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور یہ بتائیں دنیا کو کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشاق سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔ ہم اہل بیت سے دوسروں کی نسبت زیادہ پیار رکھنے والے ہیں۔ اہل بیت کے ترانے اگر سارے سنی گانے شروع کر دیں تو شیعوں کی آواز کو اس آواز میں ڈبو سکتے ہیں۔ اور زیادہ عشق کے ترانے گائیں، ان سے بلند تر آواز میں۔ اور ان کو بتائیں کہ محض محبت کی باتیں ہی کافی ہیں نفرت کی باتیں بیان کرنا ضروری نہیں۔ پس اس موقع کا اصل علاج یہ ہے۔ نہ پولیس علاج ہے نہ فوج علاج ہے، یہ علاج کتنے سالوں سے تم کرتے چلے آ رہے ہو۔ آج تو کہہ دیتے ہو کہ "را" کی وجہ سے ایسا ہوا ہے، ہندوستان کی ایجنٹ ہیں جو یہ کام کروا رہے ہیں۔ کل تم کہا کرتے تھے کہ قادیانیوں کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ احمدی ایجنٹ ہیں جو کروا رہے ہیں۔ بھٹو صاحب کے زمانے میں بھی یہی ہوا اور ضیاء کے زمانے میں تو باقاعدہ دستور بن گیا تھا کہ حکومت کی طرف سے نوٹیفکیشن جاری ہوتے تھے اور کہا جاتا تھا احمدیوں کی نگرانی کرو۔ بڑی سختی کے ساتھ تمام تر جاسوسی ان کے لئے وقف کر دو کیونکہ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ محرم کے موقع پر احمدی شیعوں اور سنیوں میں فساد برپا کریں گے۔ اور ظلم کی حد، ہر دفعہ توجہ دشمن سے ہٹا کر دوستوں کی طرف کر دی جاتی۔

ساری احمدیت کی تاریخ اس بات کو جھٹلا رہی ہے اور کئی پولیس افسران ان تحریروں کو پڑھ کر یہ کہا کرتے تھے اور بعض احمدیوں کے سامنے بات بیان کی کہ ہماری حکومت پتہ نہیں پاگل ہو گئی ہے۔ ان کو پتہ نہیں کہ احمدیوں کا مزاج ہی یہ نہیں ہے۔ کبھی ہوا ہے آج تک کہ ان کی سو سالہ تاریخ میں کہ احمدیوں نے فساد برپا کئے ہوں؟۔ ایک پر امن جماعت ہے۔ ان کے خلاف فساد ہوئے ہیں، درست ہے۔ لیکن آج تک ایک بھی واقعہ ایسا نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ نے کبھی دوسروں میں فساد کے خیالات پھیلائے ہوں یا کسی طرح فساد پھیلانے میں کسی قسم کا دخل ہی دیا ہو۔ کامیابی تو دور کی بات ہے۔ کہتے ہیں اشارۃً یعنی بعض پولیس افسران کی بات کر رہا ہوں انہوں نے اپنی لمبی سروس کا حوالہ دے کر کہا کہ میں جانتا ہوں اس لمبے زمانے میں جو پولیس میں سروس کی ہے اور میں حلف اٹھا سکتا ہوں اس بات پر کہ احمدی مزاج میں فساد کرانا داخل نہیں۔ کبھی مجھے آج تک کسی احمدی میں بھی اشارۃً یہ بات دکھائی نہیں دی۔ تو کرتے کیا تھے، جنہوں نے شرارت کرنی ہوتی تھی ان پر سے توجہ ہٹا کر جو شرارت کے خلاف ہوا

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں میں وہ سچائی ہے جو
موتی کی چمک سے اور نور کی طرح آپ کے چہرے سے
برستی ہے۔ آپ کی باتوں میں وہ سچائی ہے جو مشک
کی طرح خوشبودار ہے اور خود بخود اٹھتی ہے اور فضا
مہکا دیتی ہے

کرتے تھے ان کی طرف توجہ مرکوز کر دیا کرتے تھے اور پھر ان کو فساد کی کھلی چھٹی تھی جو ان میں فساد کر رہے تھے۔ زیر نظر احمدی ہیں اور فساد کرانے ہیں یا شیعوں نے یا سنیوں نے اور وہ پھر کھلم کھلا اپنی سازشیں کرتے اور فساد کرتے۔ اور فسادوں کے بعد ایک دفعہ بھی ان دشمن حکومتوں کو ایک ادنیٰ سی بات بھی ہاتھ نہ آئی کہ ثابت کر سکیں کہ یہ فساد احمدیوں نے کروایا تھا۔ مجھے یاد ہے انہی دنوں میں جب یہ کہا کرتے تھے کہ احمدیوں سے متنبہ رہو۔ کراچی میں ساری پولیس کی توجہ احمدیوں کی طرف تھی اور ادھر کراچی میں شیعوں کے امام باڑے جل گئے۔ شیعوں کو ان کے گھروں میں زندہ جلا دیا گیا تو کون لوگ گئے تھے وہاں۔ کیا کوئی احمدی تھا۔ تحقیق نے کیا ثابت کیا تھا۔ کہ احمدیوں کا کوئی دور سے بھی اس بات سے تعلق نہیں ہے۔

پس جب ایک قوم جھوٹ بولنے کی عادی ہو جائے اور عملاً جھوٹ کی پرستش کرنا شروع کر دے تو جھوٹ کی ساری تدبیریں اپنے ہی خلاف الٹا کرتی ہیں۔ احمدی تو امن پیدا کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور احمدیوں سے آپ کبھی فساد کی بات **نہیں** دیکھیں گے۔ اب آپ کہتے ہیں ,را, نے ایسا کیا۔ اب ,را, کیسے وہ دشمنیاں دلوں میں پیدا کر سکتی ہے جو تاریخ کے سینکڑوں سال گواہ ہیں کہ تمہارے دلوں میں مسلسل چلی آ رہی ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال گزر چکا ہے **اس تاریخ کو کہ خود مسلمانوں** نے مختلف وقتوں میں ایک دوسرے کے گھر جلائے ہیں۔ ایک دوسرے کی قبریں اکھاڑی ہیں۔ مردوں کو دوبارہ پھانسی دی گئی ہے اور ان کے پنجروں کو پھانسی پر لٹکایا گیا ہے۔ یہ ہلاکو خان کا واقعہ بھول گئے ہو۔ ایک سنی دور میں جب بعض شیعوں پر مظالم ہوئے ہیں تو اس کے رد عمل کے طور پر پھر شیعہ وزیر نے انتقام لیا اور اس نے ہلاکو خان کو دعوت دی کہ آؤ اور اس ملک پر قبضہ کرو۔ یہ تاریخ بتا رہی ہے۔ وہاں کونسی ,را, تھی جو اپنا کام دکھاتی تھی۔ میں ہندوستان کے حق میں بات نہیں کر رہا، میں کسی کے حق میں بھی بات نہیں کر رہا۔ نہ کسی کے خلاف بات کر رہا ہوں۔ میں یہ سمجھا رہا ہوں کہ حقیقت حال پر نظر رکھو۔ نفرتیں جہاں پرورش پاتی ہیں وہی جگہ ہے نگرانی کی اور ان نفرتوں کی پرورش گاہوں میں اگر کوئی دشمن گھس کر مزید انگیخت کرے تو ایسی کوشش کر سکتا ہے اس سے انکار نہیں لیکن نفرتیں قائم ہیں تو کوششیں پھر ضرور کامیاب ہونگی۔ اور یہ عذر قابل تسلیم نہیں ہو گا کہ فلاں نے ایسا کروایا ہے۔ تم کرنے پر تیار بیٹھے تھے اور اس نے جو تلوار نیچے گری ہوئی تھی اٹھا کے تمہارے ہاتھوں میں تھما دی اس سے زیادہ تو اس کا کوئی کام نہیں۔ لیکن کرنے والے تم ہو، تمہاری نیتیں ہیں جن میں زہر گھلے ہوئے ہیں۔ وہ نیتیں ہیں جو ایک دوسرے کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ وہ آنکھیں ہیں جو ایک دوسرے کو اچھا دیکھ نہیں سکتیں. ان نفرتوں کا علاج کرو۔ ان نظروں کو درست کرنے کی کوئی تدبیر کرو۔ ان دلوں سے نفرتیں ہٹا کر ان میں محبتوں کے رس گھولنے کی کوشش کرو۔ اس کے سوا کوئی علاج ہی نہیں ہے اور یہ علاج امام وقت تمہیں بتا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو حکم عدل بن کر آئے تھے وہ سلیقہ سکھا رہے ہیں کہ دیکھو اس طرح صحابہ کی بھی تعریف کرو۔ اس طرح اہل بیت کی بھی تعریف کرو۔ ان پر بھی درود بھیجو، ان پر بھی درود بھیجو یہی ایک ذریعہ ہے امت کے اکٹھا ہونے کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

> "یقیناً ہمارے نبی خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رب اعلیٰ کی دونوں صفات رحمانیت اور رحیمیت کے مظہر تھے پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم حقیقت محمدیہ جلالیہ کے وارث ہوئے جیسا کہ پہلے تجھے معلوم ہو چکا ہے"۔

اب ان صحابہ کے ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل بیت یعنی خونی رشتے کے ذریعے منسلک اور دوسروں سب کا اکٹھا ذکر فرما رہے ہیں اور تمام صحابہ کی تعریف فرما رہے ہیں اس میں نعوذ باللہ اہل بیت اس تعریف سے خارج نہیں ہوئے۔ بلکہ جیسا کہ پہلے میں حوالہ دے چکا ہوں اول طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش نظر ہیں۔ فرماتے ہیں:-

> "پھر صحابہ حقیقت محمدیہ جلالیہ کے وارث ہوئے جیسا کہ تجھے معلوم ہو چکا ہے ان کی تلوار مشرکین کی جڑ کاٹنے کے لئے اٹھائی گئی اور مخلوق پرستوں کے ہاں ان کی ایسی کہانیاں ذکر ہیں جو بھلائی نہ جا سکیں گی۔ انہوں نے صفت محمدیہ کا حق ادا کر دیا"۔

اب صفت محمدیہ کو صحابہ میں رائج فرمایا ہے۔ یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے۔ وہ تمام صفات حسنہ جو خونی رشتوں میں تعلق رکھنے والے اہل بیت میں تھیں یا محض روحانی رشتہ میں بندھے ہوئے صحابہ میں تھیں وہ تمام خوبیاں نہ ان کی ذاتی تھیں، نہ ان کی ذاتی تھیں وہ صفت محمدیہ کے ان میں جاری ہونے کے نتیجہ میں تھیں۔ جو اس نکتہ کو سمجھ جائے وہ ایک کے مقابل پر دوسرے سے نفرت کر ہی نہیں سکتا کیونکہ صفت محمدیہ کی طرف پیٹھ دکھا کر صفت محمدیہ سے محبت نہیں کی جا سکتی۔ صفت محمدیہ پر حملہ آور ہوتے ہوئے صفت محمدیہ کے عشق کے گیت نہیں گائے جا سکتے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس اعلیٰ پیرائے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت ہی کو صحابہ میں جلوہ گر دکھایا۔ فرمایا ہے، وہاں بھی سیرت محمدیہ کام کر رہی ہے۔ اے سیرت محمدیہ کے عشاق! کیا تم سیرت محمدیہ سے دشمنی کرو گے؟۔ پس جہاں محمدی کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔ "محمد رسول اللہ والذین معہ" وہاں اہل بیت یا غیر اہل بیت کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ اگر حسن ہے تو محمد کا حسن ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سیرت ہے تو محمد کی سیرت ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور صحابہ میں اگر کوئی مدح کی بات پائی جاتی ہے تو محمد رسول اللہ کی سیرت کو اپنانے کے نتیجے میں ہے اور بعینہ یہی وجہ فضیلت کی اہل بیت میں پائی جاتی ہے اس کے سوا کوئی وجہ نہیں۔ پس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

> "اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو اور ان کے تابعین کو اسم محمد کا مظہر بنایا اور ان کے ذریعے رحمانی جلالی شان ظاہر کی اور انہیں غلبہ عطا کیا اور پے در پے نعمتوں کے ذریعہ ان کی نصرت فرمائی"۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ذکر میں فرماتے ہیں:-

> "صحابہ رضوان اللہ علیہم کے زمانے میں تو یقین کے چشمے جاری تھے اور وہ خدائی نشانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے اور انہی نشانوں کے ذریعہ سے خدا کے کلام پر انہیں یقین ہو گیا تھا اس لئے ان کی زندگی نہایت پاک ہو گئی تھی"۔

اب یہ وہ حصہ ہے جس کی کمی کی وجہ سے ساری امت، کہلانے والی امت میں، یعنی رسول اللہ ؐ کی طرف منسوب ہونے والے لوگوں میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ یعنی یہ وہ نکتہ ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے، جس پر عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ انہوں نے محمد رسول اللہ ؐ میں خدائی نشان دیکھے اور اپنی آنکھوں سے دیکھے اور اس ذریعہ سے خدا کے کلام پر انہیں یقین ہو گیا تھا اس لئے ان کی زندگی نہایت پاک ہو گئی تھی۔ پس جنہوں نے الٰہی نشان دیکھے ہوں لازم ہے کہ ان کی زندگی پاک ہو اور پاک زندگیوں میں یہ بد نمونے دکھائی نہیں دے سکتے جو محرم کے دنوں میں آپ دیکھتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ پاک دلوں سے دوسرے پاکوں کے خلاف نفرت اور بغض کے کلمے اس طرح نکلیں جس طرح پھوڑے سے پیپ نکلتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ پاک وجود صحت مند وجود ہوتا ہے اس میں گندی پیپ کے پالے ہوئے پھوڑے نہیں ہوا کرتے۔ پس جب صحابہ کے خلاف شیعوں کی مجالس میں سخت قسم کی ظالمانہ زبان استعمال کی جاتی ہے تو یہ دلوں کے پھوڑے ہیں جو سارا سال پکتے رہتے ہیں اور وہ پیپ اس وقت پھٹ کر اچھل اچھل کر باہر نکلتی ہے اور بہت ہی بدبودار مواد ہے جو باہر نکل کے گلیوں میں آتا ہے اور ساری فضا کو یہ بدبودار کر دیتا ہے۔ دوسری طرف مقابل کے دیکھیں۔ اگر وہ ان کے مقابلہ کرنے والے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچائی کے نشان دیکھ کر اپنے دلوں کو پاک کر چکے ہوتے تو ایسے موقع پر استغفار سے کام لیتے۔ گند کا جواب گند سے نہ دیتے بلکہ ان کے لئے دعا گو ہو جاتے، ان پر زیادہ شفقت کرتے. ان کو سمجھانے کے لئے سارا سال کاروائیاں کرتے اور دلائل کی دنیا میں ان کو گھسیٹ کر لاتے اور دلائل کے میدانوں میں یہ فیصلے کرتے۔ بجائے اس کے کہ تلوار کے میدان میں ایسے فیصلے کئے جائیں۔ پس ادھر بھی وہ پاک نمونے نہیں ہیں ادھر بھی وہ پاک نمونے نہیں ہیں۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس زمانے میں اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سچا تعلق باندھنا ہے تو اس امام سے تعلق باندھے بغیر یہ سچا تعلق قائم نہیں ہو سکتا جو امام ان پیش گوئیوں کے مطابق آیا ہے جو محمد رسول اللہ ؐ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں۔ وہ تعلق جو تیرہ سو سال میں تم کاٹ بیٹھے، وہ تعلق تیرہ سو سال کے بعد دوبارہ جوڑنے کے وقت آئے اور آسمان سے وہ رسی نیچے کی گئی جس رسی سے ہاتھ جدا ہو چکے تھے۔ اب ایک ہی راہ ہے کہ اس رسی کو دوبارہ مضبوطی سے پکڑ لو اور پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دامن میں پناہ لے لو اس پناہ کے سوا اور کوئی پناہ نہیں ہے۔ اور یہ پناہ امام وقت کے انکار کے ذریعہ میسر نہیں ہو سکتی۔ یہ پناہ صرف اس صورت میں نصیب ہو سکتی ہے اگر امام وقت کو تسلیم کرو، اس سے محبت کا رشتہ باندھو، کیونکہ یہی محبت کا رشتہ سلسلہ وار خدا تک پہنچے گا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی محبت تمہارے دلوں میں پیدا کرے گا۔ صحابہ کی سچی محبت کے سلیقے تمہیں سکھائے گا۔ اہل بیت کی سچی محبت کی روح تمہیں عطا کرے گا۔ یہ صاحب عرفان محبت ہوگی جس کے نتیجہ میں پاک عمل پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایسی محبت ہوگی جس کے نتیجہ میں دل پاک کئے جاتے ہیں اور پاک دل ایک دوسرے سے نفرت نہیں کیا کرتے۔ پاک دل آپس میں بٹ نہیں جایا کرتے بلکہ ایک ہاتھ پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور امت محمدیہ کو دوبارہ ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے جس امام کو بھیجا ہے وہی ان روحانی رشتوں کا ضامن بن کر ...

---

mta- Muslim Television Ahmadiyya

Al Shirkatul Islamiyyah, 16 Gressenhall Road, London SW18 5QL
Tel : +44 (0)81 870 0922 Fax : +44 (0)81 870 0684

Satellite	EUTELSAT II F3	STATSIONAR 21	STATSIONAR 4	GALAXY 2
Area	Europe, North Africa	Asian, Middle East, Eastern Europe, East Africa Regions	South America, Africa and European Regions	North America; Canada
Position	16° East	103° East	14° West	74° West
Transponder	37	7 (C-Band)	7 (C-Band)	11
Frequency	11.575 GHz	3725 MHz	3725 MHz	36 MHz
Polarity	Vertical	Right Hand circular	Right Hand circular	Horizontal
Format	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	NTSC
Audio Sub-Carriers				
Urdu	6.5 MHz	6.5 MHz	6.5 MHz	6.2 MHz
English	7.02 MHz	7.02 MHz	7.02 MHz	-
Arabic	7.20 MHz	7.20 MHz	7.20 MHz	-
Bosnian*	7.38 MHz	7.38 MHz	7.38 MHz	-
Russian*	7.56 MHz	7.56 MHz	7.56 MHz	-
German*	7.74 MHz	7.74 MHz	7.74 MHz	-
French	7.92 MHz	7.92 MHz	7.92 MHz	-
Turkish*	8.10 MHz	8.10 MHz	8.10 MHz	-
London Time	13.00 - 16.00 (Daily)	07.00 - 19.00 (Fridays Only)	13.30 - 14.30 (Fridays Only)	13.30 - 14.30 (Fridays Only)

* On special occasions only

Radio = Short Wave Band Radio, 25 Meter Band, Digital Frequency 11695
Timings: 13.30 - 14.30 London Time (Fridays Only). For Asian Countries only.
From 1 April '94: 16 Meter Band, Digital Frequency 17765

All timings and frequencies are subject to change without notice.

ہے۔ وہی ان روحانی رشتوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی بن کر بھیجا گیا ہے تم اس کی نداء پر کان دھرو اور اطاعت اور محبت کے ساتھ اس کے حضور اپنے دلوں کو ان معنوں میں جھکا دو کہ جس طرف وہ بلاتا ہے وہ دل لپکتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے اس طرف دوڑیں۔

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس طرف وہ ان دلوں کو بلا رہا ہے یعنی تم سب کے دلوں کو وہ محمدؐ رسول اللہ کا رستہ ہے اس کے سوا اور کوئی رستہ نہیں۔ اسی کا نام صراط مستقیم ہے اسی سے وحدت ملی عطا ہوتی ہے۔ اسی سے تفرقے بکھر وحدت کی لڑیوں میں پروئے جاتے ہیں۔ پس آپ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہیں اور اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دور کی باتیں ہیں تو ان نصیحتوں پر تو عمل کریں یا بتائیں کہ ان میں کیا نقص ہے۔ ان سے بہتر بات تو پیش کر کے دکھائیں۔ آپ تسلیم نہیں کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی ہیں جو حکم عدل بن کر آنے تھے اور تمہارے درمیان اختلافات کے فیصلے کرنے والے تھے اب آپ کے فیصلے کیا سنے نہیں سنائے ہیں۔ ان فیصلوں سے بہتر فیصلے کر کے تو دکھاؤ۔ بتاؤ تو سہی کہ اس سے زیادہ اور کونسی پاک اور موثر راہ ہو سکتی ہے جو مسلمانوں کے بٹے ہوئے دلوں کو پھر ایک ہاتھ پر اکٹھے کر سکتی ہے۔ پس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا اب تمہارے اختیار کی یا ماننے یا نہ ماننے کی بات نہیں رہی امر واقعہ یہ ہے کہ سچا امام جن رستوں کی طرف بلاتا ہے ان رستوں سے انکار خودکشی کے مترادف ہو جایا کرتا ہے تو انکار کر دو گے بھی تو باتیں تو وہی ماننی پڑیں گی جو مسیح موعود کہتے ہیں۔ ان باتوں سے بہتر باتیں تمہارے فرشتے بھی سوچ نہیں سکتے کیونکہ یہ خدا کا کلام ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ کی برکتوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل پر نازل ہوا۔ جو وحدت کے رستے آپ نے بتائے ہیں ان کے سوا اور کوئی وحدت کا رستہ نہیں۔ پس اس رستے سے آؤ یا اس رستے سے آؤ، طوعاً آؤ یا کرہاً آؤ تم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت نہیں کرنی تو باتوں کو تو لازماً ماننا پڑے گا اور اگر نہیں مانو گے تو اسی طرح بٹے رہو گے۔ اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کی تعلیم دیتے رہو گے، نفرتوں کی منادی کرتے رہو گے اور ہر سال بجائے اس کے کہ محترم امت محمدیہ کو ایک کرنے کا عظیم الشان نظارہ دکھائے ہر سال یہ محترم آپ لوگوں کو اور زیادہ متفرق کرتا چلا جائے گا آپ کے دلوں کو اور زیادہ پھاڑتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عقل دے، ہوش دے اور وہ سچی باتیں جو ایک صاف اور پاک دل کو صاف دکھائی دیتی ہیں کسی دلیل کی حاجت نہیں رہتی۔ مسیح تو خود اس طرح بولتا ہے کہ مومن کی پیشانی سے برستا ہے۔ مسیح تو خود اس طرح بولتا ہے جیسے مشک خوشبو دیتا ہے پس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں میں وہ سچائی ہے جو مومن کی پیشانی کے نور کی طرح آپ کے چہرے سے برس رہی ہے آپ کی باتوں میں وہ سچائی ہے جو مشک کی طرح خوشبو رکھتی ہے اور خود بخود اٹھتی ہے اور فضا کو مہکا دیتی ہے۔ پس ان باتوں پر غور سے کان دھرو اور ان کو اپنے دلوں میں جگہ دو۔ یہی ایک رستہ امت کو دوبارہ وحدت کی لڑیوں میں پرونے کا ہے اس کے سوا اور کوئی رستہ نہیں اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق عطا فرمائے۔

ولادتیں :- مکرم سید منیر احمد صاحب ... عامل مبلغ سلسلہ مقیم نیپال کے ہاں ۲۴؍۹۴ کو دوسرا بیٹا تولد ہوا ہے حضور انور ایدہ اللہ نے بچے کا نام "سید تنویر احمد" تجویز فرمایا ہے :- مکرم محمد ظفر اللہ صاحب آف کالیکٹ کیرالہ کے ہاں ۲۹؍۸ کو بچی تولد ہوئی ہے جو واقفہ نو ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے "سلمیٰ ظفر" نام تجویز فرمایا ہے۔

تضمین و تزئین!
تلقین دعوت الی اللہ

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار　　اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

جلوہ فرما ہو گیا ہے باغ میں وہ باغباں　　جس کا تھا شام و سحر اہل چمن کو انتظار
ہم نے اس کے ہاتھ پر باندھا ہے عہد وفا　　دین حق پھیلائیں گے ہو جائیں گے اس پر نثار

"ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار"

مہدیٔ مسعود کے انصار ہیں ہم لاجرم　　آج ہم ہی ہیں جہاں میں دین حق کے پاسدار
ہے رحیل کارواں شاہ دو عالم کا علم　　دے گیا ہے ہم کو خوشخبری ہمارا شہریار

"آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار"

دعوت حق کا یہی ہے وقت انصار دین　　حضرت طاہر ایدہ اللہ یہی فرما رہے ہیں بار بار
مرحمت کیجئے اٹھو قریہ بہ قریہ جو صدا　　آنے والا آ گیا ہے اے عزیزان دیار

"اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار"

نوٹ :- یہ نظم خاص سیمینار دعوت الی اللہ کے لئے لکھی گئی جو ۱۳؍ ستمبر ۱۹۹۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوا۔

شبیر احمد ربوہ

درخواست ہائے دعا

○ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان کی اہلیہ پیٹ کے بعض عوارض سے بیمار ہیں ○ مکرم غلام نبی صاحب درویش قادیان پیشاب کی نالی میں درد ہو جانے کی وجہ سے بیمار رہیں ○ مکرم مظفر اقبال صاحب جیمہ کی اہلیہ کا پتے کا اپریشن ہوا ہے ○ مکرم عبد الستار صاحب مستری معلم وقف جدید اہل و عیال کی صحت و تندرستی کے لئے ○ مکرم حفیظ احمد صاحب گجراتی قادیان کی اہلیہ بیمار ہیں ○ عزیز شکور رحمان صاحب (ناظم اطفال / خادم احمدی نوجوان) آف تالبرکوٹ صحت و عافیت اور دینی و دنیوی برکات کے لئے ○ مکرم غلام محمد صاحب لون آف کاٹھپورہ کشمیر اپریشن کی کامیابی کے لئے ○ مکرم مرزا امجد علی بیگ صاحب مایکا گوڑہ اڑیسہ اپریشن کی کامیابی کے لئے ○ مکرمہ مبشرہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب سوئٹزرلینڈ ہائی بلڈ پریشر کے سبب بیمار ہیں صحت کاملہ نیز اولاد نرینہ کے لئے ○ مکرم محمد نعیم خان صاحب آف فیض آباد کو کافی عرصہ سے سانس کی شدید تکلیف ہے ○ مکرم محمد وسیم الدین آف کانپور کی اہلیہ بچوں اور والدین کی صحت و تندرستی کے لئے ○ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب آف سکندرآباد مسوڑھوں میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔

سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

۲۳ - ہر دو بچوں کی صحت و سلامتی درازی عمر اور ملیند اقبالی بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ایک نو احمدی کا اپنے آقا کے نام خط

"بسم اللہ والصلی علی محمد رسول اللہ وعلی المسیح الموعود فی کتاب اللہ والنبیین کلہم من عند اللہ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم وآل محمد احبوا اللہ وبعد

بخدمت سیدی و مولائی حضرت اقدس امیر المومنین میرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و متعنی بطول حیاتہ آمین ۔ اما بعد

واضح کیا جاتا ہے کہ میں مرسی میں واحد احمدی مسلم ہوں یہ ایک جدیث اور کثر ہندوؤں کا گڑھ ہے ۔ دونوں کی عداوت ... شدید ہے ۔ کٹر ہندوؤں کی عداوت مسلمانان اہل حدیث دشمنی و جماعت اسلامی ان سب پر برابر ہے ۔ ہندوؤں کے کاردار بند کے دل سب پر ظلم ہوا گھر توڑے ، پتھر مارے ، ہوٹلوں کے شیشے توڑے ظلم کے بدلے صبر سے دیے ۔

میرے متعلق فتویٰ رہا کہ لال کشن اڈوانی کی اُمت ہے اس پر کسی کو بھی ذرہ بھر اعتراض نہ رہا ۔ مسیح موعود کو مخش گالی دینے اور احمدیت پر کڑی نکتہ چینی کرنے کے نتیجہ میں بے شمار آدمی ڈرامائی موت مرے ۔ یہ کوڈیا تیمور (کبیر لم) کے مباہلہ کے عین مطابق میرے خیال میں ہوا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہہ کر یا خاکے میں آپ کی موت بتانے والا عثمان صاحب سنہ ۸۹ میں مرا ۔ عثمان جماعت اسلامی کا سرکردہ آدمی تھا اور مالدار تاجر بھی ۔ یہ احمدی مبلغ مقصود احمد صاحب کو تحریری طور پر بتایا تھا ۔

مجھ پر بھی ہندوؤں کے حملے سے گزرنے پر کوئی تیس جوانوں نے حملہ کیا ۔ بہت مار پیٹ کی کہنے لگے تو یہاں ہمارے پڑوس میں آرام سے رہتا ہے جبکہ ہندول سوشکل میں امن نہیں ۔ اس دن سوشکل کے اطراف سے دور دور کے آر ایس ایس رضا کاران کو بلا کر فساد کرایا گیا ۔ حکومت کے بعض ملازمین و عہدیداران نے ہندو فسادیوں کا ساتھ دیا ۔ سب منصوبے کے مطابق ہوا ۔ سپاری اور ناریل کے درخت بہت کاٹے چار مسجدوں کو بھاری نقصان پہنچایا ۔ قرآن شریف کے ساتھ بے عزتی کی گئی ۔ جلائے گئے ۔ مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے وجوہات قرآن میں کھے پڑے ہیں لیکن کوئی غور نہیں کرتا ۔ بقول ان کے مجھ قادیانی کے ملک میں موجود ہونے سے خدا غضب میں آکر ملک تباہ کرتا ہے ۔

سات ماہ مسلسل کرفیو لگا بالآخر پولیس فورس پر حملہ ہوا ۔ یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے مسلمانوں کو لوٹنے کی مکمل آزادی نہیں دی ۔ بالآخر ایک انصاف پسند پولیس آفیسر نے خوب لاٹھی چلوا کر گرفتار کر کے دور بلھاری کی جیل میں ڈالا تب فساد رک گیا ۔

اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اتھر وید کے اس شلوک کے مطابق آریاؤں کی حکومت عمل رہی ہے ۔

(ترجمہ) "شودروں کو باندھ کر لاؤ اور ان کے سروں کے اندر لوہے کے ہتھیار مار کر سر پاش پاش کر دو ۔"

(اتھر وید پہلا حصہ پہلا باب سوال شلوک)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں کے راج کو دوبارہ لانے کی سر توڑ کوشش ہو رہی ہے فساد سے بچنے کے لئے دعائے قنوت جاری ہے ۔ ہر فرقہ بلا و مصیبت کو ایک دوسرے پر ڈالتا ہے ۔

صدر مملکت پاکستان ضیاء الحق کے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ ہوائی حادثہ کا شکار ہونے کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ صالح انسان ابھی دنیا میں باقی ہیں ۔ اس واقعہ کو اوّل تا آخر گہری نظر سے اخبار بدر میں پڑھنے کے بعد احمدیت میں بیعت کرنے کی مجھے سعادت نصیب ہوئی ۔

یہ بیعت کے بعد میرا پہلا خط ہے میرے گناہ اور ضعیفی اور ہر طرح کی پریشانی سے نجات پا کر نبیوں صدیقوں ، شہداء و صالحین کے زمرے میں داخلہ ملنے کے لئے دعا جاری و ساری رکھنے کے لئے مہربانی فرمائیں ۔

باقی انشاء اللہ آئندہ فقط

والسلام فی الختام

از محمد بن محی الدین مرسی

۸۔۴۔۱۹۹۴

نوٹ :۔ ذیل میں مکرم محی الدین صاحب کے عربی قصیدہ کے چند اشعار مع ترجمہ پیش ہیں :۔

ان احمد الا رسول مبین
فی کتاب اللہ ذالک عین

احمد ایک رسول بیان کئے گئے ہیں اور کتاب اللہ میں ان کا ذکر معین ہے

ولان دین اللہ دین احمد
جاء بہ احمد من محمد

ترجمہ : یقیناً احمد کا دین اللہ کا دین ہے جسے احمد محمد سے ہی لائے ہیں

وما سواہ باطل قول البشر
یھدی بنا الی سوء الحشر

ترجمہ :۔ اس کے سوا سب باطل ہے انسانی باتیں ہیں جو ہمیں بُرے انجام کی طرف لے جاتی ہیں ۔

یا حسرۃ علی العباد کذبوا
کل نبی جاء ھم فعذبوا

ہائے افسوس بندوں پر انہوں نے ہر نبی کو جو ان کے پاس آیا جھٹلایا پس وہ عذاب دیئے گئے ۔

اسفار موسیٰ صدقت محمدا
وصدق القران قطعا احمدا

موسیٰ کی خبروں نے محمد کی تصدیق کی اور قرآن نے حضرت احمد کی قطعی تصدیق کی ۔

یا الق فی دینک امعان النظر
تفھم ما ھو صحیح من خبر

اپنے دین پر گہری نظر ڈال تو صحیح خبروں کو سمجھ لے گا ۔

ان عذاب اللہ کان جاریا
من بعد ان جاء المسیح داعیا

مسیح موعود کے داعی بن کر آجانے کے بعد سے اللہ کا عذاب جاری ہے ۔

☆

منقولات

"وید کا پاٹھ کرنے پر مردوں میں نامردی پیدا ہو جاتی ہے عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں ۔۔۔ جگت گورو شنکر آچاریہ کا اعلان

۲ پورے رٹی (پی - ٹی - آئی) پوری کا آشرم دھام کے جیوتر پیٹھ ادھیشور جگت گرو شنکر آچاریہ نے آج کہا کہ اگر خواتین شاگرد وید کا پاٹھ کریں گی تو ان کی مادریت پر اثر پڑ سکتا ہے اور اسے نقصان پہنچ سکتا ہے یعنی وہ ماں نہیں بن سکیں گی ۔ یہاں شری رام ست سنگ منڈل کے زیر اہتمام ہونے والی ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ ہندو مذہب کے دانشوروں اور مفکرین نے اس عمل سے منع کیا ہے ۔ اس مذہبی عمل کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وید کا پاٹھ مرد شاگردوں کے لئے سود مند ہوتا ہے کیونکہ ان کے اندر برہما چاریہ یا تجرد کا رجحان پیدا ہوتا ہے ان میں عورتوں سے رغبت ختم ہو جاتی ہے ۔ شنکر آچاریہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ مردوں میں نامردی پیدا ہوتی ہے اور عورتوں میں حمل ٹھہرنے کا امکان کم ہو جاتا ہے یعنی وہ تقریباً بانجھ ہو جاتی ہیں ......

دھرم سنسد کے فیصلے کا اعادہ کرتے ہوئے جگت گورو شنکر آچاریہ نے نرسمہا راؤ حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر رام جنم بھومی ٹرسٹ کو رام جنم بھومی کے حوالے کرنے کی تاریخ کا اعلان ۲۴ ر اکتوبر تک نہیں کیا گیا تو بجرنگ دل اور سنت اپنے طور پر مندر کی تعمیر شروع کر دیں گے" ۔ (روزنامہ مشرق کلکتہ ۸ ر مئی ۱۹۹۴ء)

(مرسلہ : سید خیر الدین انور صاحب کلکتہ)

بقیہ اداریہ صفحہ ۲

کو ان کے خلاف بدظن کیا جائے اور پھر جب وہ اپنی صفائی میں حکومت وقت کی وفاداری کا اظہار کرے تو آج کے دور کے نادان مولوی جن کے سامنے حضرت اقدس کی تحریرات کا صحیح پس منظر نہیں آپ کو انگریزوں کے پٹھو، غلام اور خود کاشتہ پودا کہیں۔ حیرت کی حد ہے کہ کل تک تمہارے بزرگ جس کو حکومت انگریزی کا باغی بتا کر اور انگریزوں کے سامنے اپنی فرمانبرداریوں کے ثبوت پیش کر کے اُن سے زمینات حاصل کرتے رہے ہیں جیسا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے چک ۲۳ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور (حال فیصل آباد) میں چند مربعے زمین حاصل کی تھی (بحوالہ حیات طیبہ مولفہ عبد القادر صاحب سابق سوداگرمل صفحہ ۲۴۶) اسی طرح اکثر مولویوں نے شمس العلماء وغیرہ کے خطاب حاصل کئے تھے۔ آج تم الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی مثل کے تحت اس کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا کہہ رہے ہو، کبھی اندھے پن میں اسرائیل کے ساتھ جوڑتے ہو اور کبھی خود ہی سوچ کر اٹکل پچو مارنے والے اندھے کی طرح اُسے جرمن سے ملا دیتے ہو خدا تم پر رحم کرے۔

باقی آئندہ

(منیر احمد خادم)

بقیہ جلسہ سالانہ جرمنی صفحہ ۱

دن رات جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے کے علاوہ پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت پر اپنے افضال نازل کر رہا ہے جن کا شمار ممکن نہیں۔ حضور نے مخالفین و معاندین احمدیت کے جھوٹے اعتراضات والزامات سنانے کے بعد ان کے متعلق لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے الفاظ بار بار استعمال فرمائے اور فرمایا تمام دنیا کے احمدی جہاں جہاں میری آواز سن رہے ہیں میرے ساتھ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے الفاظ دہرائیں۔ چنانچہ دنیا کے ۱۴۰ ممالک میں بسنے والے احمدیوں نے یہ الفاظ حضور کے ساتھ ساتھ دہرائے

" اس آخری اجلاس میں حضور کے خطاب سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لکھا ہوا ایک ترانہ سنایا گیا۔ اس کا پس منظر بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پتوکی (پاکستان) کی ایک لڑکی نے بوسنیا کے متعلق میری ایک کیسٹ سن کر بوسنیا کے متعلق ایک ترانہ لکھا اور اصلاح کے لئے مجھے بھیجا۔ حضور نے فرمایا اس کی اصلاح پر میں نے کئی دن لگائے لیکن بات نہ بنی اب میں نے اپنی طرف سے بوسنیا کے متعلق اس بچی کی طرز پر یہ ترانہ لکھا ہے جو میں کچھ اپنی طرف سے اور کچھ اس بچی کی طرف سے اس موقع پر پیش کر رہا ہوں۔ چنانچہ یہ ترانہ حامد محمود ذی شان اور ان کے ساتھیوں نے پیش کیا دوران خطاب حضور انور نے جلسہ جرمنی کے حسن انتظام کی تعریف فرمائی۔

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ ۱

چیز کے دو نام ہیں پس حضورؐ کی نصائح اور آپ کے اعمال حسنہ کے حوالے سے جو میں خطبات کا سلسلہ دے رہا ہوں اسے توجہ سے سنیں اور اس پر غور کریں اور جہاں تک توفیق ملے دعاؤں صبر اور نمازوں کے ذریعہ خدا سے مدد مانگتے ہوئے آنحضرتؐ کے اخلاق کو اپنائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "جو شخص ظلماً کسی کا حق مار لے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ کی آگ مقدر کر دیتا ہے اور جنت اس پر حرام کر دیتا ہے" بیان کرتے ہوئے حقوق کی ادائیگی اور لین دین کے معاملات کو درست کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا ہمارے سپرد اگر ہم آخرین ہیں اور وہی ہیں جن کا سورہ جمعہ میں ذکر فرمایا گیا ہے تو ہمیں اپنے اور ان تمام قوموں کے اخلاق میں پاک تبدیلی پیدا کرنا ہے اور یہی ہماری بعثت کا اولین مقصد ہے

فرمایا کہ جہاں جماعت میں اس قسم کی کمزوریاں دکھائی دیتی ہیں غیر معمولی تکلیف پہنچتی ہے۔ فرمایا ہم نے موازنہ کرنا ہے اولین سے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اخلاق سیکھے۔ پس ان اعلیٰ مقاصد کے لئے جو اللہ نے ہمارے لئے مقدر کر رکھے ہیں لازم ہے کہ اخلاق مصطفوی کو اپنائیں۔ ان سے چمٹ جائیں اس طرح کہ دنیا کی کوئی طاقت ان سے جدا نہ کر سکے۔ فرمایا کہ لین دین کے معاملات میں بعض ایسی خبریں ملتی ہیں اگرچہ کم ہیں جن سے مجھے بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ حضور انور نے بخاری کی ایک اور حدیث اس سلسلہ میں بیان کی جس میں خرید و فروخت اور تجارت کے اعلیٰ اصول بیان کئے گئے ہیں۔ اس پر حضور نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کرام کے عملی نمونہ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا اور فرمایا جماعت احمدیہ کو اس (یورپی) معاشرہ میں رہ کر اس نیکی میں بھی آگے نکلنا چاہیئے فرمایا جماعت جرمنی اور سب دنیا کو یہ نصیحت ہے کہ اپنے تجارت کے معاملے میں ایسا نمایاں کردار دکھائیں کہ وہ ضرب المثل بن جائے اور ہر تجارت کرنے والا جو احمدی سے تجارت کرے اسے کامل یقین ہو کہ احمدی کبھی دھوکا نہیں دیتا اس کے نتیجہ میں اللہ فرماتا ہے کہ برکت پڑے گی ورنہ برکتیں ضائع ہو جائیں گی فرمایا خواہ خدا کی خاطر یہ کام کریں خواہ عقل سے کام لیں دونوں کا نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ فرمایا اگر آپ چاہتے ہیں کہ تجارت میں برکت پڑے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت پر عمل کریں۔ اور کامل سچائی اور صاف گوئی سے کام لیں۔ فرمایا مومن اور دنیا دار عقلمند میں فرق ہے عقل والا مومن اپنے سودے کی بہت بڑی قیمت لگاتا ہے جہاں ایک طرف کچھ نقصان اٹھانے پر آمادہ ہوتا ہے وہاں اللہ کی رضا کا سود اگر لیتا ہے جس کی کوئی قیمت ہی نہیں۔ آپ خدا کی رضا کی خاطر ایسا کریں۔

فرمایا اگر آپ کے اندر اخلاق نہیں ہیں تو وہ کیا اسلام ہو گا جو دنیا پر غالب آئے گا محض نام ہو گا جس سے اللہ کو کوئی دلچسپی نہیں۔ فرمایا نام سے فرق نہیں پڑتا اگر خلق محمدی غالب نہیں آتا تو اسلام کے اس نام کی فتح میں خدا کو کوئی دلچسپی نہیں پس اپنے اخلاق کی حفاظت کریں فرمایا روز مرہ کے جو سودوں کے دستور ہیں ان کے متعلق بھی آنحضورؐ نے بڑی نصائح فرمائی ہیں اور مسلمانوں کی اخلاقی ضرورتوں کا بڑی باریکی سے خیال رکھا ہے۔ فرمایا ہر سودے کے گر آپ کو محمد رسول اللہ سے ملیں گے اُن کو سمجھ کر اپنا لیں تو پھر آپ کا تعلق اولین سے بنے گا وہ پل تعمیر ہوں گے جن کے ذریعہ اولین و آخرین ملا دیئے جائیں گے اور ضرور ملائے جائیں گے ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت بے معنی ہو جاتی ہے۔ پس آپ پر صداقت احمدیت کا ان معنوں میں انحصار ہے اگر آپ نے یہ صداقت اپنے اعمال سے ثابت نہ کی اور خدا نے ضرور ثابت کرنی ہے تو قومیں بدلائی جائیں گی۔ پس ان باتوں کو چھوٹی نہ سمجھیں بہت گہری ہیں اور ان کے نتیجے میں قوموں کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ فرمایا خلق محمدی میں نجات ہے اسی کو اپنائیں۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث پیش فرمائیں جس میں شادی بیاہ اور تجارت کے متعلق معاشرہ کی اصلاح کے زریں گر بیان فرمائے گئے ہیں اور فرمایا کہ روحانی بدن صاف کرنے والوں میں سب سے بڑا آپ کا مرتبہ تھا آپ تقویٰ شعار کو مزید تقویٰ عطا کرتے تھے۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے فرمایا کہ اگر ان نصیحتوں کو روز مرہ کے معاملات میں ہم رائج کر دیں تو ہماری اقتصادیات بھی بہتر ہو جائیں گی اور ہمارے سوشل تعلقات اور معاملات بھی خدا کے فضل سے بہتر ہو جائیں گے

آج کے خطبہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ حضور انور نے جماعت احمدیہ جرمنی کے ہمبرگ میں نئے مشن کا افتتاح اس خطبہ جمعہ سے فرماتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ دعا کریں کہ یہ جگہیں جو عطا ہو رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان میں مزید وسعتیں عطا فرمائے اور انہیں "بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ" میں بدل دے آمین ؎

درخواست دعا:۔ خاکسار کی اہلیہ بوجہ لو بلڈ پریشر کے بیمار ہیں علاج جاری ہے احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید وسیم احمد عجب شیر تیاپوری۔ قادیان

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب

مکرم ناظر صاحب امور عامہ کو BEST SOCIAL WORKER کا MEMENTO دیا گیا

قادیان ۱۵ر اگست یوم آزادی کی تقریب نہایت شان اور وقار سے میونسپل کمیٹی میں منعقد کی گئی جس میں قادیان شہر و ارد گرد کے دیہاتوں سے کثیر تعداد میں افراد شریک ہوئے۔ قومی جذبہ سے سرشار جماعت احمدیہ کے افراد نے بھی شرکت کی۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر قائمقام ناظر امور عامہ بعض دوسرے ذمہ وار افسران کے ساتھ جماعت کی نمائندگی میں شامل ہوئے۔ پروگرام کے مطابق جناب سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ M.L.A حلقہ قادیان نے قومی جھنڈا لہرایا۔ رنگا رنگ کپڑوں میں ملبوس سکول کے بچوں بچیوں نے قومی ترانہ گایا گارڈ نے سلامی دی۔ تقریب کی صدارت سردار گورمکھ سنگھ جی صدر بلدیہ نے فرمائی۔ لیڈر صاحبان نے تقاریر کیں۔ جماعت کے نمائندہ مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے تقریر کرتے ہوئے جماعتی تعاون کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر میونسپل کمیٹی کی طرف سے بعض چنیدہ افراد کو ان کی شہر کے تئیں خدمات پر MEMENTO پیش کئے گئے جن میں EXEN اور SP بھی شامل ہیں۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ کو Best Social worker کے طور پر ME-mento دیا گیا جو کہ ان کی طرف سے مکرم قائمقام ناظر صاحب نے وصول کیا۔ موصوف سلسلہ کے کام سے مستقر پر نہیں تھے اس موقعہ پر جماعت کے خدمت خلق کے کاموں کو سراہا گیا بعد دوپہر تقریب اختتام پذیر ہوئی (نامہ نگار خصوصی)

خصوصی درخواست دعا

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان محترمہ بیگم صاحبہ کے آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں مورخہ ۲۶-۸-۹۴ کو حیدرآباد تشریف لے گئے ہیں۔ مورخہ ۱۲ر ستمبر کو محترمہ بیگم صاحبہ کا اپریشن ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ موصوفہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی بخشے۔ آمین

ادارہ

توجہ فرمائیں

جن لجنات نے تاحال تجنید فارم و بجٹ فارم برائے سال ۹۵-۱۹۹۴ء ارسال نہیں کئے وہ اولین فرصت میں ارسال کریں۔

اسی طرح سالانہ رپورٹ بھی جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

ارشاد نبوی ﷺ
اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ
امانت داری عزت ہے
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

طالب دعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/s NISHA LEATHER
SPECIALIST IN: LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS, ETC.
19A, JAWAHAR LAL NAHRU ROAD
CALCUTTA-700081

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
PHONE :- 04524 - 649

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لتھرا جیولرز
M/s PARVESH KUMAR S/o SHRI GIRDHARI LAL
GOLD SMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516

FOR DOLOO SUPREME
CTC TEA IN 100 GMS & 200 GMS POUCHES
Contact:- TAAS & CO
P 48. PRINCEP STREET CALCUTTA -700072
PHONES:- 263287, 279302

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR. VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34 A. DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD, CALCUTTA 15

باٹی پولیمرز
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5132 5206

'साप्ताहिक बदर'

कादियान [पंजाब]

हिन्दी भाग 1 वर्ष : 1 8 सितम्बर 1994 अंक : 1

पवित्र क़ुर्आन की शिक्षा

हे मोमिनो ! कोई जाति किसी दूसरी जाति को नीच समझ कर उस से हंसी-ठट्टा न किया करें, सम्भव है कि वह जाति उससे अच्छी हो और न (किसी जाति की) स्त्रियां दूसरी (जाति की) स्त्रियों को हीन समझकर उनसे हंसी-ठट्टा किया करें। हो सकता है कि वे (दूसरी स्त्रियां) उनसे अच्छी हों और न तुम आपस में एक-दूसरे को ताने (व्यंग) दिया करो और न एक दूसरे को बुरे नामों से पुकारा करो।

(अलहुजुरात : 12)

हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का संदेश

हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने जीवन के अन्तिम 'हज' के अवसर पर विश्व-शांति और मानवता की प्रतिष्ठा स्थापित करने के लिए जो अनुपम शिक्षा दी, वह इन शब्दों में है :

"मेरी बात को ध्यानपूर्वक सुनो। मैं नहीं जानता कि इस वर्ष के उपरान्त फिर कभी तुम लोगों के मध्य इस मैदान में खड़े हो कर भाषण दे सकूंगा आज मैं अज्ञानता के समस्त रीति-रिवाजों को अपने पांव तले रौंदता हूं। हे लोगो! तुम्हारा रब्ब एक है और तुम्हारा बाप (अर्थात आदम) भी एक था। सुनो! किसी अरबवासी को किसी ग़ैर-अरबवासी पर कोई विशिष्टता प्राप्त नहीं और न ही किसी ग़ैर अरबवासी को किसी अरबवासी पर कोई श्रेष्ठता प्राप्त है। न काले को गोरे पर और न गोरे को काले पर कोई विशेषता प्राप्त है। तुम्हारी सम्पत्ति, तुम्हारी जानें और तुम्हारी मान-मर्यादा क़यामत तक एक दूसरे पर हराम हैं।

तुम सब मानव चाहे किसी जाति या स्तर के हो, मानव होने के नाते विशेष प्रतिष्ठा और सम्मान के अधिकारी हो। यह शब्द कहते हुए आपने अपने दोनों हाथ उठाए और दोनों हाथों की उंगलियां मिलाईं और कहा कि जिस प्रकार दोनों हाथों की उंगलियां आपस में बराबर हैं, ठीक इसी प्रकार तुम सब मानव आपस में बराबर हो जिस प्रकार यह दिन पवित्र है और यह स्थान पवित्र है, इसी प्रकार अल्लाह ने प्रत्येक मानव के प्राण और उसकी सम्पत्ति को पवित्र ठहराया है। फिर आप ने कहा कि यह बातें जो मैं तुम से आज कहता हूं इन को संसार के कोने-कोने में पहुंचा दो।"

हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहब मसीह व महदी मौऊद अलैहिस्सलाम की मानवजाति से सहानुभूति

"हमारा यह नियम है कि सम्पूर्ण मानव-जाति से सहानुभूति करो। यदि एक व्यक्ति अपने पड़ोसी हिन्दू को देखता है कि उसके घर में आग लग गई और यह नहीं उठता ताकि आग बुझाने में सहायता करे तो मैं सच-सच कहता हूं कि वह मुझ से नहीं है। यदि एक व्यक्ति हमारे मुरीदों (शिष्यों) में से देखता है कि एक ईसाई का कोई वध करता है और वह उसके छुड़ाने के लिए सहायता नहीं करता तो मैं तुम्हें बिल्कुल स्पष्ट कहता हूं कि वह हम में से नहीं है।"

रुहानी ख़ज़ायन भाग-12, पृष्ठ 28 सिराज-ए-मुनीर

'बदर' का हिन्दी भाग

एक लम्बे समय से इस बात का अनुभव हो रहा था कि हमारी युवा-पीढ़ी के 'बदर' प्रेमियों में अधिकतर ऐसे हैं जो या तो उर्दू बिल्कुल नहीं जानते और यदि जानते भी हैं तो सरलता से नहीं पढ़ सकते। अल्लाह की अपार कृपा है कि हमारा यह प्रयास सफल हो गया है कि 'बदर' के इस अंक से हम दो पृष्ठ हिन्दी में प्रकाशित कर रहे हैं।

इस प्रस्तुति का मुख्य कारण यह है कि जमाअत अहमदिय्या के वर्तमान ख़लीफ़ा हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब के सारे ख़ुतबे और अधिकतर निर्देश उर्दू भाषा में ही होते हैं जिन से हिन्दी भाषी लोग टेलीविज़न अथवा कैसेट द्वारा तो लाभ उठा लेते है परन्तु वे लिखित रुप में उनका आनन्द नहीं ले पाते। हमारा यह प्रयत्न होगा कि हम हुज़ूर के ख़ुतबों और निर्देशों को हिन्दी-भाषी वर्ग तक सरल हिन्दी में पहुंचाएं। जहां तक इस्लामी पारिभाषिक शब्दों का सम्बन्ध है हमारी कोशिश होगी कि उन्हें मूल रुप में ही प्रस्तुत किया जाए।

हिन्दी भाग में पवित्र क़ुर्आन, हदीस और हज़रत मसीह-ए-मौऊद अलैहिस्लाम की कृतियों (मलफूज़ात) से अंश प्रस्तुत करने के साथ-साथ हुज़ूर के 'ख़ुतबा जुमअ का' सार तथा जमाअत अहमदिय्या की विभिन्न क्षेत्रों में प्रगति से भी पाठकों को अवगत कराते रहेंगे इन्शाअल्लाह।

हिन्दी जानने वाले पाठकों से निवेदन है कि वे 'बदर' के हिन्दी भाग को प्रोत्साहन देने के लिए हमें अपना रचनात्मक सहयोग और सभाव प्रदान करें। इसी प्रकार ग्राहकों की संख्यां बढ़ाने का भी प्रयत्न करें। आपकी रुचि व ग्राहकों की संख्यां बढ़ने पर हम हिन्दी भाग के पृष्ठ भी बढ़ा सकेंगे।

हिन्दी भाग के संकलन एवं प्रकाशन का दायित्व जनाब मुहम्मद नसीम ख़ान, उप सम्पादक 'बदर' को सौंपा गया है। इसके साथ-साथ 'मजलिस ख़ुद्दामुल अहमदिय्या, भारत', का सहयोग भी हमें प्राप्त है, जिसके लिए हम उनके आभारी हैं।

अल्लाह तआला अपनी कृपा से हमारी इस सेवा को स्वीकार करें और हम निर्बल सेवकों को कार्य करने की क्षमता प्रदान करें। आमीन !

—मुनीर अहमद ख़ादिम

छठी मजलिसे मुशावरत

जमाअत अहमदिय्या के चौथे ख़लीफ़ा हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब की मंज़ूरी से घोषित किया जाता है कि जमाअत अहमदिय्या भारत की छठी मजलिसे मुशावरत 21 दिसम्बर 1994 को कादियान दारुलअमान में होगी प्रत्येक जमाअत अपने प्रस्ताव मजलिसे आमला की मंज़ूरी के बाद 31 अक्तूबर 94 तक मरकज़ में भिजवा दें। तथा शूरा के प्रतिनिधियों का चुनाव करके 31 अक्तूबर तक उनके नाम भिजवा दें।

सेक्रेटरी
मजलिसे मुशावरत, भारत

विश्व के समस्त अहमदी व्यापार में आदर्शनीय चरित्र प्रस्तुत करें

—हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब, इमाम जमाअत अहमदिय्या

हैमबर्ग (एम.टी.ए.) तशहहुद, तअव्वुज़ और सूरः फातिहा के पश्चात हुज़ूर ने विभिन्न देशों में आयोजित होने वाले जमाअत अहमदिय्या के समारोहों की सफलता के लिए दुआ की। तत्पश्चात आपने फर्माया कि मैं जमाअत को सूरः जुमआ की इस आयत नं 4 "और इनके सिवा एक दूसरी जाति के लोगों में भी वह इसको भेजेगा जो अभी तक इन से नहीं मिली।"

की ओर ध्यानाकर्षण करा चुका हूं कि हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम 'आख़िरीन' में भी आएंगे जो अभी तक 'अव्वलीन' से नहीं मिल सके। इनको परस्पर मिलाने के लिए एक पुल की आवश्यकता है और वह है हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम का पवित्र आचरण। हुज़ूर ने फर्माया इस युग में अल्लाह तआला ने हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब को मसीह व महदी मौऊद इस लिए बना कर भेजा है ताकि हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम के पवित्र चरित्र को पुनः सजीव रूप में दिखाए। हज़रत मुहम्मद सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम ने फर्माया कि आने वाला व्यक्ति ऐसा होगा कि यदि ईमान 'सुरय्या' नक्षत्र पर भी चला गया होगा तो वह उसको पुनः धरती पर लाने में कामयाब होगा। ईमान का पुनः जीवित होना और मुहम्मदी आचरण का लोगों के दिलों में बैठ जाना एक ही चीज़ के दो नाम हैं। हम सबको यथाशक्ति और यथासामर्थ्य आंहज़रत (स.अ.व.) के चरित्र को अपनाने का प्रयत्न करना चाहिए। एक हदीस में आता है कि जो व्यक्ति अन्यायतापूर्वक किसी दूसरे का हक मारता है, अल्लाह तआला उसके भाग्य में नर्क (दोज़ख) की आग लिख देता है और स्वर्ग (जन्नत) उस पर हराम कर देता है।

हुज़ूर ने इस हदीस का विवरण करते हुए कर्तव्यपालन और लेन-देन के मामलों में शुद्धता अपनाने की ओर ध्यान दिलाया। हुज़ूर ने फर्माया कि यदि हम सूरः जुमआ में वर्णित 'आख़िरीन' हैं तो हमें अपने और समस्त कौमों के आचरण में क्रान्ति लानी होगी। जहां कहीं भी जमाअत में लेन-देन के व्यवहार में त्रुटियां नज़र आती हैं उनसे बड़ा दुख पहुंचता है। हुज़ूर ने 'सही बुख़ारी' की हदीस जिसमें 'व्यापार' के सिद्धांत बताए गए हैं पर प्रकाश डालते हुए फर्माया कि जमाअत जर्मनी और सारी दुनिया को व्यापार के सम्बन्ध में सच्चाई और ईमानदारी का ऐसा आदर्श प्रस्तुत करना चाहिए कि हर एक को यह विश्वास हो जाए कि अहमदी व्यापारी कभी धोखा नहीं देते। यदि आप मुहम्मदी आचरण को नहीं अपनाएंगे तो बरकतें नष्ट हो जाएंगी। अतः आप अख़लाक़े मुहम्मदी अपने अन्दर पैदा करें और उस पर दृढ़ता से कायम रहें। व्यापार के सभी गुर आपको हज़रत मुहम्मद सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम से मिलेंगे और अगर आप उन्हें अपना लेंगे तो आपका 'अव्वलीन' से मिलाप हो जाएगा। हुज़ूर ने फर्माया कि यदि हम 'मुहम्मदी आचरण' को प्रति दिन के कामों में अपना अटूट अंग बना लेंगे तो हमारी दुनिया और आख़िरत दोनों सुधर जाएंगे।

आज के ख़ुतबे की विशेष बात यह थी कि हुज़ूर ने हैमबर्ग के नए मिशन हाऊस का उद्घाटन किया।

छब्बीस हज़ार बोसनियन अहमदिय्या जमाअत में शामिल

लन्दन: अहमदिय्या जमाअत के चौथे ख़लीफ़ा हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब ने अहमदिय्या जमाअत लन्दन के वार्षिक सम्मेलन में बताया कि कुल मिलाकर इस वर्ष सत्ताइस हज़ार बोसनियन अहमदिय्या जमाअत में शामिल हुए। एक हज़ार पहले और इंगलैंड के वार्षिक सम्मेलन पर छब्बीस हज़ार।

बर्तानिया में अहमदिय्या जमाअत का 29वां वार्षिक सम्मेलन

अहमदिय्या जमाअत बर्तानिया का 29वां वार्षिक सम्मेलन टिलफोर्ड इस्लामाबाद में 29 से 31 जुलाई तक आयोजित हुआ जिस में 70 देशों के 11 हज़ार से अधिक लोग सम्मिलित हुए। अहमदिय्या जमाअत के चौथे ख़लीफ़ा हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब ने तीनों दिन भाषण दिये। इस अवसर पर अंन्तर्राष्ट्रीय बैअत भी हुई जिस के द्वारा 93 देशों के चार लाख अठारह हज़ार दो सौ लोग अहमदिय्या जमाअत में शामिल हुए। और बैअत की सारी कार्यवाही मुस्लिम टैलीविजन अहमदिय्या के द्वारा सारे विश्व में टैलीकास्ट की गई।

इस सम्मेलन की एक महत्वपूर्ण बात यह थी कि इस में दस वर्ष तक पाकिस्तान के भिन्न-2 जेलों में मृत्युदण्ड और बाद में उमर कैद के अधीन चार बंदी अपनी बाइज़्ज़त रिहाई के बाद सम्मिलित हुए। जिन के सम्मान में मस्जिद फ़ज़ल लन्दन में 27 जुलाई को स्वागतम् समारोह आयोजित किया गया। इसी प्रकार इस सम्मेलन में भारी संख्या में बोसनिया के नये अहमदी सम्मिलित हुए। इन के अतिरिक्त तातारिस्तान के धार्मिक कार्यों के मन्त्री सैनेगाल के मेम्बर पार्लियामेन्ट और बोसनियन नेता भी सम्मेलन में शामिल हुए।

जलसा सालाना क़ादियान

जमाअत अहमदिय्या के चौथे ख़लीफ़ा हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब ने इस वर्ष जलसा सालाना क़ादियान के लिए 26, 27, 28 दिसम्बर 1994 की मंज़ूरी दी है।

सब लोग अभी से इस धार्मिक सम्मेलन में शामिल होने की तैयारी आरम्भ कर दें।

नोट :- रहने और खाने का प्रबन्ध किया जाएगा। सर्दी के मौसम के अनुसार अपनी रजाई, बिसतर और कम्बल आदि साथ लाएं।

नाज़िर दावत-व-तब्लीग़,
क़ादियान

जमाअत अहमदिय्या जर्मनी का 19वां जलसा सालाना

फरैंकफुर्ट (ऐम.टी.ए.): जमाअत अहमदिय्या जर्मनी का उन्नीसवां जलसा सालाना 26, 27 व 28 अगस्त को फरैंकफुर्ट में आयोजित हुआ। जलसे में विभिन्न देशों से लगभग 20 हज़ार प्रतिनिधि शामिल हुए। हुज़ूर ने तीनों दिन सभा को सम्बोधित किया। 27 अगस्त को 'अन्तर्राष्ट्रीय बैअत' के कार्यक्रम में दस हजार से अधिक लोग बैअत करके जमाअत अहमदिय्या में शामिल हुए।

प्रिन्टर व पब्लिशर श्री मुनीर अहमद हाफ़िज़ाबादी